بسم اللہ الرحمن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصلح موعود نمبر

(ماہنامہ اُردو)

# ریویو آف ریلیجنز

(قادیان)

(یعنی)

## دُنیا کے مذاہب پر نظر!

مرتبہ

علی محمد بی۔اے بی ٹی

بابت ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۳ھ مطابق ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۴ء

ماہ شہادت ۱۳۲۳ھ

جلد ۴۳ عدد ۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مقاصد و قواعد رسالہ!

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (اُردو) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۲ء میں حسب ذیل مقاصد کے پیشِ نظر جاری فرمایا تھا:۔

غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فوقیت ظاہر کرنا۔

مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب دینا۔

صحیح اسلامی عقائد کی اشاعت و تعلیم دینا۔

یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے۔ اگر پندرہ تاریخ تک کسی خریدار کو رسالہ نہ ملے، تو بروقت شکایت موصول ہونے پر رسالہ دوبارہ ارسال کیا جائے گا۔

رسالہ کی سالانہ قیمت اندرونِ ہند تین روپے اور بیرونِ ہند چار روپے ہے۔ طلباء اور غیر احمدی اصحاب سے رعایتی قیمت اڑھائی روپے لی جاتی ہے۔

خریداران کو دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل یا تعمیل میں تاخیر کی ذمہ واری دفتر پر نہ ہوگی۔

ترسیل زر اور تمام دفتری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہونی چاہیئے۔

یہ رسالہ جماعت احمدیہ کا ایک ہی قومی اُردو ماہنامہ ہے، بوجہ علمی مجلّہ ہونے کے اس کے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اور ایک وسیع علمی طبقہ کی نظر سے گذرتا ہے، اس لئے اس میں اشتہار دینا مفید ہے۔ نرخنامہ اشتہارات حسب ذیل ہے:۔

| تعداد | ایک ماہ | تین ماہ | چھ ماہ | ایک سال |
|---|---|---|---|---|
| ایک صفحہ | تیس روپے | اٹھتر روپے | ایکسو چالیس روپے | دوسو ستر روپے |
| نصف صفحہ | اٹھارہ روپے | اڑتالیس روپے | چوراسی روپے | ایکسو پچاس روپے |
| ربع صفحہ | بارہ روپے | تیس روپے | چھپن روپے | نوّے روپے |

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

(ماہنامہ اردو)

# ریویو آف ریلیجنز

## مصلح موعود نمبر

(یعنی)

دُنیا کے مذاہب پر نظر اور اہلِ مذاہب کا تشحیذ الاذہان


| | | |
|---|---|---|
| جلد ۱۳ | ماہِ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ مطابق ماہِ اپریل ۱۹۴۴ء | عدد ۴ |


فہرست مضامین


| | | |
|---|---|---|
| میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں | ص۲ | از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز |
| مصلح موعود ظاہر ہوگیا۔ | ص۱۸ | ایڈیٹر |
| حضرت مصلح موعودؑ اور مبارک شنبہ۔ | ص۲۵ | از جناب عزیز الدین صاحب درزی قادیان |
| حضرت مصلح موعودؑ اور مخملی ٹوپی۔ | ص۲۷ | از سید غلام حسین صاحب ویٹرنری آفیسر ریاست بھوپال |
| احمدیت کے دو چمکدار ستارے غروب ہوگئے۔ | ص۳۵ | ایڈیٹر |
| شانِ مصلح موعودؑ۔ نظم | ص۳۸ | از جناب نسیم سیفی صاحب بی اے |
| ماسٹر فقیر اللہ صاحب اور خانصاحب میاں محمد صادق صاحب کی بیعتِ خلافت | ص۴۰ | ایڈیٹر |
| پسرِ موعود مصلح موعود آگیا۔ نظم | ص۴۱ | از جناب روشن الدین صاحب تنویر سیالکوٹ۔ |
| تبصرہ | ص۴۲ | ایڈیٹر |
| مصلح موعود اور فتوحاتِ احمدیت | ص۴۴ | از جناب خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقفِ تحریک جدید |

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# میں ہی مُصلح موعود کی پیشگوئی کا مِصداق ہوں!

## از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

حضور نے ۲۸ر جنوری ۱۹۴۴ء کو ایک عظیم الشان خطبہ جمعہ میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"آج میں ایک ایسی بات کہنا چاہتا ہوں، جس کا بیان کرنا میری طبیعت کے لحاظ سے مجھ پر گراں گذرتا ہے۔ لیکن چونکہ

### بعض نبوتیں اور الٰہی تقدیریں

اِس بات کے بیان کرنے کے ساتھ وابستہ ہیں، اِس لئے مَیں اس کے بیان کرنے سے باوجود اپنی طبیعت کے انقباض کے رُک بھی نہیں سکتا

### جنوری کے پہلے ہفتہ میں

غالباً بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات کو (میں نے 'غالباً' کا لفظ اس لئے استعمال کیا ہے، کہ میں اندازہ سے یہ کہہ رہا ہوں، کہ وہ بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات تھی۔) مَیں نے ایک عجیب رؤیا دیکھا۔ مَیں نے جیسا کہ بارہا بیان کیا ہے، غیر مامورین کو اپنے کسی رؤیا کو بیان کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ اور مَیں خود تو سوائے پچھلے ایام کے جبکہ اس جنگ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بعض اہم خبریں مجھے دیں، بہت کم ہی اپنی رؤیا بتایا کرتا ہوں۔ بلکہ (اللہ بہتر جانتا ہے یہ طریق درست ہے یا نہیں)، مَیں

### اپنے رؤیا وکشوف اور الہامات

لکھتا بھی نہیں۔ اور اس طرح وہ خود بھی کچھ عرصہ کے بعد میری نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں چنانچہ ابھی لاہور میں مجھے چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے ایک امر کے سلسلہ میں میرا

### ایک بیس پچیس سال کا پرانا رؤیا

یاد کرایا۔ پہلے تو وہ میرے ذہن میں ہی نہ آیا، مگر بعد میں جب انہوں نے اس کی بعض تفصیلات بیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیں تو اُس وقت مجھے یاد آگیا۔ تو میری یہ عادت نہیں ہے، کہ مَیں رؤیا و کشوف بیان کروں لیکن چونکہ اِس رؤیا کا تعلق

## بعض اہم امور

سے ہے، نہ صرف ایسے امور سے جو کہ میری ذات سے تعلق رکھتے ہیں، بلکہ ایسے امور سے بھی جو بعض سابق انبیاءؑ کی ذات اور ان کی پیشگوئیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور نہ صرف وہ بعض سابق انبیاءؑ کی ذات اور اُن کی پیشگوئیوں سے تعلق رکھتے ہیں، بلکہ آئندہ رونما ہونیوالے دُنیا کے اہم حالات سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے مَیں مجبور ہوں کہ اُس رؤیا کا اعلان کروں۔ اور مَیں نے اس کے اعلان سے پہلے خدا تعالیٰ سے اس بارہ میں دُعا بھی کی ہے اور استخارہ بھی کیا ہے، تاکہ اِس معاملہ میں مجھ سے کوئی بات خدا تعالیٰ کے منشاء اور اس کی رضاء کے خلاف نہ ہو۔

## وہ رؤیا

یہ تھا، کہ مَیں نے دیکھا، مَیں ایک مقام پر ہوں، جہاں جنگ ہو رہی ہے۔ وہاں کچھ عمارتیں ہیں نہ معلوم وہ گڑھیاں ہیں یا ٹرنچز ہیں، بہر حال وہ جنگ کیساتھ تعلق رکھنے والی کچھ عمارتیں ہیں وہاں کچھ لوگ ہیں جن کے متعلق مَیں نہیں جانتا کہ آیا وہ ہماری جماعت کے لوگ ہیں یا یونہی مجھ اُن سے تعلق ہے، مَیں اُن کے پاس ہوں۔ اتنے میں مجھے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے جرمن فوج نے جو اس فوج سے کہ جس کے پاس مَیں ہوں برسر پیکار ہے یہ معلوم کر لیا ہے کہ مَیں وہاں ہوں اور اس نے اس مقام پر حملہ کر دیا ہے۔ اور وہ حملہ اتنا شدید ہے، کہ اس جگہ کی فوج نے پسپا ہونا شروع کر دیا۔ یہ کہ وہ انگریزی فوج تھی یا امریکن فوج یا کوئی اور فوج تھی اس کا مجھے اس وقت کوئی خیال نہیں آیا۔ بہرحال وہاں جو فوج تھی اس کو جرمنوں سے دبنا پڑا اور اس مقام کو چھوڑ کر وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب وہ فوج پیچھے ہٹی تو جرمن اس عمارت میں داخل ہوگئے جس میں مَیں تھا۔ تب مَیں خواب میں کہتا ہوں دشمن کی جگہ پر رہنا درست نہیں، اور یہ مناسب نہیں کہ اب اِس جگہ ٹھہرا جائے یہاں سے ہمیں بھاگ چلنا چاہیئے۔ اس وقت مَیں رؤیا میں صرف یہی نہیں کہ تیزی سے چلتا ہوں بلکہ دَوڑتا ہوں میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں اور وہ بھی میرے ساتھ ہی دَوڑتے ہیں۔ اور جب مَیں نے دوڑنا شروع کیا تو رؤیا میں مجھے یوں معلوم ہوا جیسے میں

## انسانی مقدرت سے زیادہ

تیزی کیساتھ دَوڑ رہا ہوں، اور کوئی ایسی زبردست طاقت مجھے تیزی سے لیجا رہی ہے کہ میلوں میل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک آن میں میں طے کرتا جا رہا ہوں۔ اس وقت میرے ساتھیوں کو بھی دوڑنے کی ایسی ہی طاقت دی گئی۔ مگر پھر بھی وہ مجھ سے بہت پیچھے رہ جاتے ہیں، اور میرے پیچھے ہی

## جرمن فوج کے سپاہی

میری گرفتاری کے لئے دوڑتے آ رہے ہیں۔ مگر شاید ایک منٹ بھی نہیں گزرا ہوگا کہ مجھے رؤیا میں یُوں معلوم ہوتا ہے کہ زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی چلی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ میں ایک ایسے علاقہ میں پہنچا جو

## دامنِ کوہ

کہلانیکا مستحق ہے۔ ہاں جس وقت جرمن فوج نے حملہ کیا ہے، رؤیا میں مجھے یاد آتا ہے کہ کسی سابق نبی کی کوئی پیشگوئی ہے یا خود میری کوئی پیشگوئی ہے اس میں اس واقعہ کی خبر پہلے سے دی گئی تھی۔ اور تمام نقشہ بھی بتایا گیا تھا، کہ جب وہ موعود اس مقام سے دوڑیگا تو اس اس طرح دوڑیگا اور پھر فلاں جگہ جائیگا۔ چنانچہ رؤیا میں جہاں میں پہنچا ہوں، وہ مقام اس پہلی پیشگوئی کے عین مطابق ہے اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ پیشگوئی میں اِس امر کا بھی ذکر ہے، کہ ایک خاص رستہ ہے جسے میں اختیار کروں گا، اور اِس رستہ کے اختیار کرنیکی وجہ سے

## دُنیا میں بہت اہم تغیرات

ہونگے، اور دشمن مجھے گرفتار کرنیمیں ناکام رہیگا۔ چنانچہ جب میں یہ خیال کرتا ہوں تو اس مقام پر مجھے کئی پگڈنڈیاں نظر آتی ہیں۔ جن میں سے کوئی کسی طرف جاتی ہے اور کوئی کسی طرف۔ میں اُن پگڈنڈیوں کے بالمقابل دوڑتا چلا گیا ہوں تا معلوم کروں کہ پیشگوئی کے مطابق مجھے کس کس راستہ سے جانا ہے، اور میرا کس راستہ سے جانا خدائی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ ایسا نہ ہو میں غلطی سے کوئی ایسا راستہ اختیار کر لوں جس کا پیشگوئی میں ذکر نہیں۔ اُس وقت میں اُس سڑک کیطرف جا رہا ہوں جو سب کے آخر میں بائیں طرف ہے۔ اس وقت میں دیکھتا ہوں کہ مجھ سے کچھ فاصلہ پر میرا ایک اور ساتھی ہے اور وہ مجھے آواز دیکر کہتا ہے کہ اس سڑک پر نہیں دوسری سڑک پر جائیں۔ اور میں اس کے کہنے پر اس سڑک کی طرف جو بہت دُور ہٹ کر ہے واپس لوٹتا ہوں، وہ جس سڑک کی طرف مجھے آوازیں دے رہا ہے، انتہائی دائیں طرف ہے اور جس سڑک کو میں نے اختیار کیا تھا وہ انتہائی بائیں طرف تھی۔ پس چونکہ میں انتہائی بائیں طرف تھا اور جس طرف وہ مجھے بُلا رہا تھا وہ انتہائی دائیں طرف تھی اس لئے میں لوٹ کر اس سڑک کی طرف چلا۔ مگر جس وقت میں پیچھے کی طرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واپس ہٹا۔ ایسا معلوم ہوا کہ میں

## کسی زبردست طاقت کے قبضہ میں

ہوں، اور اس زبردست طاقت نے مجھے پکڑ کر درمیان میں سے گذرنے والی ایک پگڈنڈی پر چلا دیا۔ میرا ساتھی مجھے آوازیں دیتا چلا جاتا ہے کہ اُس طرف نہیں اِس طرف۔ اُس طرف نہیں اِس طرف۔ مگر میں اپنے آپکو بالکل بے بس پاتا ہوں؛ اور درمیانی پگڈنڈی پر بھاگتا چلا جاتا ہوں۔ (اُس جگہ کی شکل رؤیا کے مطابق اس طرح بنتی ہے)

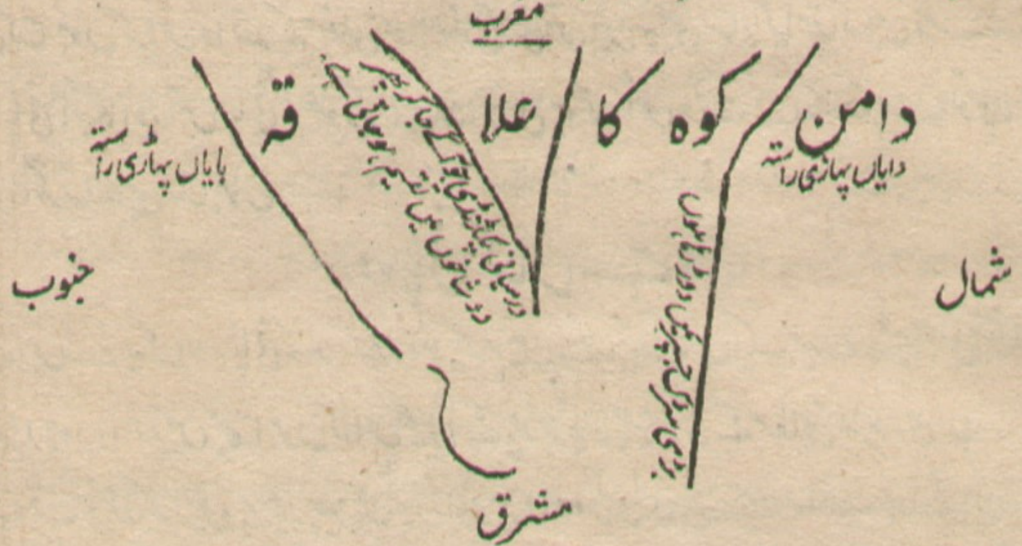


جب میں تھوڑی دُور چلا تو مجھے وہ نشانات نظر آنے لگے جو پیشگوئیوں میں بیان کئے گئے تھے۔ اور میں کہتا ہوں میں اُسی راستہ پر آگیا جو خدا تعالیٰ نے پیشگوئیوں میں بیان فرمایا تھا۔ اس وقت رؤیا میں میں اس کی کچھ توجیہہ بھی کرتا ہوں کہ میں درمیانی پگڈنڈی پر جو چلا ہوں تو اس کا کیا مطلب ہے۔ چنانچہ جس وقت میری آنکھ کھلی معاً مجھے خیال آیا کہ دایاں اور بایاں راستہ جو رؤیا میں دکھایا گیا ہے اس میں

## بائیں رستہ سے مراد

خالص دُنیوی کوششیں اور تدبیریں ہیں۔ اور

## دائیں رستہ سے مراد

خالص دینی طریق دُعا اور عبادتیں وغیرہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے۔ کہ

## ہماری جماعت کی ترقی

درمیانی راستے پر چلنے سے ہوگی۔ یعنی کچھ تدبیریں اور کوششیں ہوں گی اور کچھ دعائیں اور تقدیریں ہوں گی۔ اور پھر یہ بھی میرے ذہن میں آیا کہ دیکھو قرآن شریف نے اُمتِ محمدیہ کو اُمۃً وسطاً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرار دیا ہے۔ اس وسطی راستہ پر چلنے کے یہی معنے ہیں کہ یہ اُمت اسلام کا کامل نمونہ ہوگی۔ اور چھوٹی پگڈنڈی کی یہ تعبیر ہے کہ راستہ گو درست راستہ ہے مگر اس میں مشکلات بھی ہوتی ہیں۔ غرض مَیں اُس راستہ پر چلنا شروع ہوا اور مجھے یُوں معلوم ہوا کہ دشمن بہت پیچھے رہ گیا ہے۔ اتنی دُور کہ نہ اُس کے قدموں کی آہٹ سُنائی دیتی ہے اور نہ اُسکے آنیکا کوئی امکان پایا جاتا ہے۔ مگر ساتھ ہی میرے ساتھیوں کے پیروں کی آہٹیں بھی کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں اور وہ بھی بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ مگر مَیں دوڑتا چلا جاتا ہوں اور زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی چلی جارہی ہے۔ اُس وقت مَیں کہتا ہوں کہ اِس واقعہ کے متعلق جو پیشگوئی تھی اس میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ اِس رستہ کے بعد پانی آئیگا اور اُس پانی کو عبور کرنا بہت مشکل ہوگا۔ اُس وقت مَیں رستے پر چلتا تو چلا جاتا ہوں، مگر ساتھ ہی کہتا ہوں

## وہ پانی کہاں ہے؟

جب مَیں نے یہ کہا، وہ پانی کہاں ہے، تو یکدم مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک بہت بڑی جھیل کے کنارے پر کھڑا ہوں، اور مَیں سمجھتا ہوں کہ اس جھیل کے پار ہوجانا پیشگوئی کے مطابق ضروری ہے۔ مَیں نے اُس وقت دیکھا کہ جھیل پر کچھ چیزیں تیر رہی ہیں، وہ ایسی لمبی ہیں جیسے سانپ ہوتے ہیں۔ اور ایسی باریک اور ہلکی چیزوں سے بنی ہوئی ہیں جیسے بئے وغیرہ کے گھونسلے نہایت باریک تنکوں کے ہوتے ہیں۔ وہ اُوپر سے گول ہیں جیسے اژدھا کی پیٹھ ہوتی ہے، اور رنگ ایسا ہے جیسے بئے کے گھونسلے سفیدی زردی اور خاکی رنگ ملا ہوا۔ وہ پانی پر تیر رہی ہیں اور اُن کے اُوپر کچھ لوگ سوار ہیں، جو اُن کو چلا رہے ہیں۔ خواب میں مَیں یہ سمجھتا ہوں، یہ

## بُت پرست قوم

ہے اور یہ چیزیں جن پر یہ لوگ سوار ہیں اُن کے بُت ہیں۔ اور یہ سال میں ایک دفعہ اپنے بُتوں کو نہلاتے ہیں اور اب بھی یہ لوگ اپنے بُتوں کو نہلانے کی غرض سے مقررہ گھاٹ کی طرف لیجا رہے ہیں۔ جب مجھے اور کوئی چیز پار لیجانے کے لئے نظر نہ آئی تو مَیں نے زور سے چھلانگ لگائی اور ایک بُت پر سوار ہوگیا۔ تب مَیں نے سُنا کہ بُتوں کے پجاری زور زور سے

## مشرکانہ عقائد کا اظہار

منتروں اور گیتوں کے ذریعہ سے کرنے لگے۔ اِس پر مَیں نے دل میں کہا کہ اس وقت خاموش رہنا غیرت کے خلاف ہے۔ اور بڑے زور زور سے مَیں نے توحید کی دعوت اُن لوگوں کو دینی شروع کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور شرک کی بُرائیاں بیان کرنے لگا۔ تقریر کرتے ہوئے مجھے یوں معلوم ہُوا کہ میری زبان

## اُردو نہیں بلکہ عربی

ہے۔ چنانچہ مَیں عربی بول رہا ہوں۔ اور بڑے زور سے تقریر کر رہا ہوں۔ رؤیا میں ہی مجھے خیال آتا ہے کہ اِن لوگوں کی زبان تو عربی نہیں، یہ میری باتیں کس طرح سمجھیں گے۔ مگر مَیں محسوس کرتا ہوں کہ گو اِن کی زبان کوئی اور ہے مگر یہ میری باتوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مَیں اسی طرح اُن کے سامنے

## عربی میں تقریر

کر رہا ہوں۔ اور تقریر کرتے کرتے بڑے زور سے انکو کہتا ہوں کہ تمہارے یہ بُت اِس پانی میں غرق کئے جائیں گے۔ اور خدائے واحد کی حکومت دُنیا میں قائم کی جائیگی۔ ابھی مَیں یہ تقریر کر ہی رہا تھا کہ مجھے معلوم ہُوا کہ اسی کشتی نما بُت والا جس پر مَیں سوار ہوں یا اس کے ساتھ کے بُت والا بُت پرستی کو چھوڑ کر

## میری باتوں پر ایمان

لے آیا ہے۔ اور موحّد ہو گیا ہے۔ اس کے بعد اثر بڑھنا شروع ہُوا اور ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اور تیسرے کے بعد چوتھا اور چوتھے کے بعد پانچواں شخص میری باتوں پر ایمان لاتا، مشرکانہ باتوں کو ترک کرتا اور مسلمان ہوتا چلا جاتا ہے۔ اتنے میں ہم جھیل پار کر کے دوسری طرف پہنچ گئے، تو مَیں اُن کو حکم دیتا ہوں کہ اِن بتوں کو جیسا کہ پیشگوئی میں بیان کیا گیا تھا پانی میں غرق کر دیا جائے۔ اِس پر جو لوگ موحّد ہو چکے ہیں وہ بھی اور جو ابھی موحّد تو نہیں ہوئے مگر ڈھیلے پڑ گئے ہیں، میرے سامنے جاتے ہیں اور میرے حکم کی تعمیل میں اپنے

## بُتوں کو جھیل میں غرق

کر دیتے ہیں اور مَیں خواب میں حیران ہوں کہ یہ تو کسی تیرنے والے مادے کے بنے ہوئے تھے یہ اِس آسانی سے جھیل کی تہ میں کس طرح چلے گئے۔ صرف پجاری پکڑ کر انہیں پانی میں غوطہ دیتے ہیں اور وہ پانی کی گہرائی میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اس کے بعد مَیں کھڑا ہو گیا اور پھر انہیں تبلیغ کرنے لگ گیا۔ کچھ لوگ تو ایمان لا چکے تھے مگر باقی قوم جو ساحل پر تھی ابھی ایمان نہیں لائی تھی۔ اسلئے مَیں نے انکو تبلیغ کرنی شروع کر دی۔ یہ تبلیغ مَیں انکو عربی زبان میں ہی کرتا ہوں۔ جب مَیں انہیں تبلیغ کر رہا ہوں تاکہ باقی لوگ بھی اسلام لے آئیں تو یکدم میری حالت میں تغیر پیدا ہوتا ہے اور مجھے یوں معلوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتا ہے کہ اب میں نہیں بول رہا بلکہ

## خدا تعالیٰ کی طرف سے الہامی طور پر

میری زبان پر باتیں جاری کی جا رہی ہیں۔ جیسے خطبۂ الہامیہ تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری ہوا۔ غرض میرا کلام اس وقت بند ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ میری زبان سے بولنا شروع ہو جاتا ہے۔ بولتے بولتے میں بڑے زور سے ایک شخص کو جو غالباً سب سے پہلے ایمان لایا تھا۔ غالباً کا لفظ میں نے اس لئے کہا کہ مجھے یقین نہیں کہ وہی شخص پہلے ایمان لایا ہو۔ مگر غالب گمان یہی ہے کہ وہی شخص پہلے ایمان لانیوالا یا پہلے ایمان لانیوالوں میں سے با اثر اور مفید وجود تھا۔ بہرحال میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ سب سے پہلے ایمان لانیوالوں میں سے ہے۔ اور میں نے اُس کا اسلامی نام

## عبد الشکور

رکھا ہے۔ میں اُس کو مخاطب کرتے ہوئے بڑے زور سے کہتا ہوں کہ جیساکہ پیشگوئیوں میں بیان کیا گیا ہے میں اب آگے جاؤں گا۔ اس لئے اے عبدالشکور تجھ کو میں اِس قوم میں اپنا نائب مقرر کرتا ہوں۔ تیرا فرض ہوگا کہ میری واپسی تک اپنی قوم میں توحید کو قائم کرے اور شرک کو مٹا دے اور تیرا فرض ہوگا کہ اپنی قوم کو

## اسلام کی تعلیم

پر عامل بنائے۔ میں واپس آکر تجھ سے حساب لونگا اور دیکھوں گا کہ تجھے میں نے جن فرائض کی سرانجام دہی کے لئے مقرر کیا ہے انکو تو نے کہاں تک ادا کیا ہے۔ اس کے بعد وہی الہامی حالت جاری رہتی ہے اور میں

## اسلام کی تعلیم کے اہم امور

کی طرف اُسے توجہ دلاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ تیرا فرض ہوگا کہ اِن لوگوں کو سکھائے کہ اللہ ایک ہے اور محمدؐ اس کے بندہ اور اس کے رسولؐ ہیں۔ اور کلمہ پڑھتا ہوں اور اس کے سکھانے کا اُسے حکم دیتا ہوں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کی اور آپؑ کی تعلیم پر عمل کرنے کی اور سب لوگوں کو اس ایمان کیطرف بلانے کی تلقین کرتا ہوں۔ جس وقت میں یہ تقریر کر رہا ہوں، (جو خود الہامی ہے) یوں معلوم ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے وقت اللہ تعالیٰ نے خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میری زبان سے بولنے کی توفیق دی ہے اور آپؐ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرماتے ہیں اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر پر بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور آپؑ فرماتے ہیں اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ۔ اس کے بعد میں انکو اپنی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ چنانچہ اس وقت میری زبان پر جو فقرہ جاری ہوا وہ یہ ہے۔ وَاَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِیْلُہٗ وَخَلِیْفَتُہٗ۔ اور مَیں بھی مسیح موعود ہوں یعنی اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوں۔ تب خواب میں ہی مجھ پر ایک رعشہ کی سی حالت طاری ہوجاتی ہے اور مَیں کہتا ہوں کہ میری زبان پر کیا جاری ہوا اور اس کا کیا مطلب ہے کہ

## مَیں مسیح موعود ہوں۔

اس وقت معًا میرے ذہن میں یہ بات آئی، کہ اس کے آگے جو الفاظ ہیں کہ مَثِیْلُہٗ مَیں اسکا نظیر ہوں۔ وَخَلِیْفَتُہٗ اور اس کا خلیفہ ہوں۔ یہ الفاظ اس سوال کو حل کر دیتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا اس کے مطابق اور اسے پورا کرنے کے لئے یہ فقرہ میری زبان پر جاری ہوا ہے اور مطلب یہ ہے کہ اس کا مثیل ہونے اور اسکا خلیفہ ہونے کے لحاظ سے ایک رنگ میں مَیں بھی مسیح موعود ہی ہوں۔ کیونکہ جو کسی کا نظیر ہوگا اور اسکے اخلاق کو اپنے اندر لیگا وہ ایک رنگ میں اس کا نام پانے کا مستحق بھی ہوگا۔ پھر مَیں تقریر کرتے ہوئے کہتا ہوں

## مَیں وہ ہوں

جس کے ظہور کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں منتظر بیٹھی تھیں۔ اور جب مَیں کہتا ہوں "مَیں وہ ہوں جس کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں اس سمندر کے کنارے پر انتظار کر رہی تھیں" تو مَیں نے دیکھا کہ کچھ نوجوان عورتیں اور جو سات یا نو ہیں، جن کے لباس صاف ستھرے ہیں دوڑتی ہوئی میری طرف آتی ہیں۔ مجھے السلام علیکم کہتی اور اُن میں سے بعض برکت حاصل کرنے کے لئے میرے کپڑوں پر ہاتھ پھیرتی جاتی ہیں، اور کہتی ہیں "ہاں ہاں ہم تصدیق کرتی ہیں کہ ہم انیس سو سال سے آپکا انتظار کر رہی تھیں"۔ اس کے بعد مَیں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ مَیں وہ ہوں جسے علوم اسلام اور علوم عربی اور اس زبان کا فلسفہ ماں کی گود میں اس کی دونوں چھاتیوں سے دودھ کے ساتھ پلائے گئے تھے رؤیا میں جو

## ایک سابق پیشگوئی

کی طرف مجھے توجہ دلائی گئی تھی اس میں یہ بھی خبر تھی، کہ جب وہ موعود بھاگے گا تو ایک ایسے علاقہ میں پہنچیگا جہاں ایک جھیل ہوگی اور جب وہ اس جھیل کو پار کر کے دوسری طرف جائیگا تو وہاں ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوم ہوگی جس کو وہ تبلیغ کریگا اور وہ اس کی تبلیغ سے متاثر ہو کر مسلمان ہو جائیگی۔ تب وہ دشمن جس سے وہ موعود بھاگیگا اس قوم سے مطالبہ کریگا کہ اس شخص کو ہمارے حوالے کیا جائے۔ مگر وہ قوم انکار کردیگی اور کہے گی ہم لڑکر مر جائیں گے مگر اسے تمہارے حوالے نہیں کریں گے۔ چنانچہ خواب میں ایسا ہی ہوتا ہی جرمن قوم کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے کہ تم ان کو ہمارے حوالے کردو۔ اُس وقت مَیں خواب میں کہتا ہوں۔ یہ تو بہت تھوڑے ہیں اور دشمن بہت زیادہ ہو۔ مگر وہ قوم باوجود اس کے کہ ابھی ایک حصہ اس کا ایمان نہیں لایا بڑے زور سے اعلان کرتی ہے کہ ہم ہرگز ان کو تمہارے حوالے کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہم لڑکر فنا ہو جائیں گے مگر تمہارے اِس مطالبہ کو تسلیم نہیں کریں گے۔ تب مَیں کہتا ہوں دیکھو

## وہ پیشگوئی بھی پوری ہو گئی۔

اسکے بعد مَیں پھر ان کو ہدایتیں دیکر اور بار بار توحید قبول کرنے پر زور دیکر اور اسلامی تعلیم کے مطابق زندگی بسر کرنیکی تلقین کرکے آگے

## کِسی اور مقام کی طرف

روانہ ہوگیا ہوں۔ اس وقت مَیں سمجھتا ہوں کہ اس قوم میں سے اور لوگ بھی جلدی جلدی ایمان لانیوالے ہیں۔ چنانچہ اسی لئے مَیں اُس شخص سے جسے مَیں نے اُس قوم میں اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے کہتا ہوں، جب مَیں واپس آؤں گا تو اے عبدالشکور مَیں دیکھوں گا کہ تیری قوم شرک چھوڑ چکی ہے، موحّد ہو چکی ہے اور اسلام کے تمام احکام پر کاربند ہوچکی ہے۔ یہ وہ رؤیا ہے جو مَیں نے جنوری ۱۹۴۴ء مطابق صلح ۱۳۲۳ہش دیکھی اور جو غالباً پانچ اور چھ کی درمیانی شب بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات میں ظاہر کی گئی۔

## جب میری آنکھ کھُلی

تو میری نیند بالکل اُڑ گئی اور مجھے سخت گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ کیونکہ آنکھ کھُلنے پر مجھے یوں محسوس ہوتا تھا۔ گویا مَیں اُردو بالکل بھول چکا ہوں، اور صرف عربی ہی جانتا ہوں۔ چنانچہ کوئی گھنٹہ بھر تک مَیں اس رُویا پر غور کرتا اور سوچتا رہا۔ مگر مَیں نے دیکھا کہ مَیں عربی میں ہی غور کرتا تھا۔ اور اسی میں سوال و جواب میرے دل میں آتے تھے۔

اِس رُویا میں **تین پیشگوئیوں کی طرف اشارہ** کیا گیا ہے۔ ایک پیشگوئی تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا مَیں نے ہی کی ہے یا کسی سابق غیر معروف نبی نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کس نبی کی پیشگوئی ہے اور آیا دُنیا کے سامنے اس رنگ میں یہ پیشگوئی پیش بھی ہو چکی ہے یا نہیں۔ لیکن اس کے علاوہ دو اور پیشگوئیوں کی طرف بھی اس میں اشارہ کیا گیا ہے۔ پہلی پیشگوئی جس میں یہ ذکر ہے کہ

## انیس سو سال سے کنواریاں

میرا انتظار کر رہی تھیں۔ وہ درحقیقت حضرت عیسٰے علیہ السلام کی ایک پیشگوئی ہے جس کا انجیل میں ذکر آتا ہے حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ جب مَیں دوبارہ دُنیا میں آؤں گا تو بعض قومیں مجھے مان لیں گی اور بعض قومیں انکار کر دیں گی۔ آپ ان

## اقوام کا تمثیلی رنگ میں ذکر

کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہی ہوگی جیسے کچھ کنواریاں اپنی اپنی مشعلیں لے کر دُولہا کے استقبال کو نکلیں۔ وہ دُولہا کے انتظار میں بیٹھی رہیں۔ بیٹھی رہیں اور بیٹھی رہیں۔ مگر دُولہا نے آنے میں بہت دیر لگائی۔ جو عقلمند تھیں انہوں نے تو اپنی مشعلوں کے ساتھ تیل بھی لے لیا تھا۔ مگر جو بیوقوف تھیں انہوں نے مشعلیں تو لے لیں مگر تیل اپنے ساتھ نہ لیا۔ جب دُولہا نے بہت دیر لگائی تو سب اونگھنے لگیں۔ تب وہ جو بے احتیاط عورتیں تھیں انہوں نے معلوم کیا کہ اُن کا تیل ختم ہو رہا ہے۔ اور انہوں نے دوسری عورتوں سے کہا، اپنے تیل میں سے کچھ ہمیں بھی دیدو۔ کیونکہ ہماری مشعلیں بجھی جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا ہم تمہیں تیل نہیں دے سکتیں۔ اگر دیدیں تو شاید ہمارا تیل بھی ختم ہو جائے۔ تم بازار میں جاؤ شاید تمہیں وہاں سے تیل مل جائے۔ جب وہ مول لینے کے لئے بازار گئیں تو پیچھے سے دُولہا آ پہنچا۔ اور وہ جو تیار تھیں اس کو ساتھ لیکر قلعہ میں چلی گئیں اور دروازہ بند کر دیا گیا۔ کچھ دیر کے بعد وہ بے احتیاط عورتیں بھی آئیں اور دروازے کو کھٹکھٹا کر کہنے لگیں، ہمارے لئے بھی دروازہ کھولا جائے ہم اندر آنا چاہتی ہیں۔ مگر دُولہا نے جواب دیا۔ تم نے میرا انتظار نہ کیا۔ تم نے پوری طرح احتیاط نہ برتی۔ اس لئے اب صرف انہی کو حصہ ملیگا جو چوکس تھیں، تمہارے لئے دروازہ نہیں کھولا جا سکتا۔ یہ درحقیقت حضرت مسیح ناصریؑ کی اپنی بعثتِ ثانیہ کے متعلق ایک پیشگوئی تھی جو انجیل میں پائی جاتی ہے۔ پس رؤیا میں مینے جو یہ کہا کہ :-

"مَیں وہ ہوں جس کے لئے ۱۹ سو سال سے کنواریاں اس سمندر کے کنارے پر انتظار کر رہی تھیں"۔

اس سے مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ خدا تعالےٰ

## میرے زمانہ میں

یا میری تبلیغ سے یا اُن علوم کے ذریعہ سے جو اللہ تعالےٰ نے میری زبان اور قلم سے ظاہر فرمائے ہیں اُن قوموں کو جن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا مقدر ہے اور جو حضرت مسیح ناصری کی زبان میں کنواریاں قرار دی گئی ہیں ہدایت عطا فرمائیگا۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ میرے ہی ذریعہ ایمان لانیوالی سمجھی جائیں گی۔ اور یہ جو فرمایا کہ مثیلہٗ و خلیفتہٗ اس غدائی الہام نے وہ بات جو ہمیشہ میرے سامنے پیش کی جاتی تھی اور جس کا جواب دینے سے ہمیشہ میری طبیعت انقباض محسوس کیا کرتی تھی آج میرے لئے بالکل حل کر دی ہے۔ یعنی اس الہام الٰہی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ پیشگوئی جو مصلح موعود کے متعلق تھی خدا تعالےٰ نے میری ہی ذات کیلئے مقدر کی ہوئی تھی۔ لوگوں نے کہا اور بار بار کہا۔ کہ آپ کی اِن پیشگوئیوں کے بارے میں کیا رائے ہے۔ مگر میری یہ حالت تھی کہ مَیں نے کبھی سنجیدگی سے ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کی بھی کوشش نہیں کی تھی۔ اس خیال سے کہ میرا نفس مجھے کوئی دھوکا نہ دے۔ اور مَیں اپنے متعلق کوئی ایسا خیال نہ کروں جو واقعہ کیخلاف ہو۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ مجھے ایک خط دیا اور فرمایا۔ میاں یہ خط ہے، جو تمہاری پیدائش کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے لکھا۔ اس خط کو "تشحیذ الاذہان" میں چھاپ دو، یہ بڑے کام کی چیز ہے۔ مَیں نے اُس وقت اُن کے ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ خط لے لیا اور ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اسے تشحیذ میں شایع کرادیا۔ مگر اللہ بہتر جانتا ہے! مَیں نے اُس وقت بھی اس خط کو غور سے نہیں پڑھا۔ صرف سرسری طور پر پڑھا۔ اور اشاعت کے لئے دیدیا۔ لوگوں نے اُس وقت بھی کئی قِسم کی باتیں کیں۔ مگر

## مَیں خاموش رہا

اِس کے بعد بھی بار بار یہ سوال میرے سامنے لایا گیا۔ مگر ہمیشہ مَیں نے یہی جواب دیا کہ اِس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ جس شخص کے متعلق یہ خبریں ہیں اسے بتایا بھی جائے کہ یہ تمہارے متعلق خبریں ہیں یا ہرگز یہ ضروری نہیں کہ جس شخص کے متعلق یہ پیشگوئیاں ہیں وہ دعویٰ بھی کرے کہ مَیں ان پیشگوئیوں کا مصداق ہوں۔ بلکہ مثال کے طور پر مَیں نے بعض دفعہ بیان کیا ہے کہ ریل کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ ماننے والے مانتے ہیں کہ پیشگوئی پوری ہوگئی کیونکہ وہ واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اب یہ ضروری نہیں کہ ریل خود دعویٰ بھی کرے کہ مَیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فلاں پیشگوئی کی مصداق ہوں۔ ہماری جماعت کے دوستوں نے یہ اور اسی قسم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی دوسری پیشگوئیاں بارہا میرے سامنے رکھیں اور اصرار کیا کہ میں اُن کا اپنے آپ کو مصداق ظاہر کروں۔ مگر میں نے انہیں ہمیشہ یہی کہا کہ پیشگوئی اپنے مصداق کو آپ ظاہر کیا کرتی ہے۔ اگر یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں تو زمانہ خود بخود گواہی دے دیگا کہ ان پیشگوئیوں کا میں مصداق ہوں۔ اور اگر میرے متعلق نہیں تو زمانہ کی گواہی میرے خلاف ہو گی۔

## دونوں صورتوں میں

مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اگر یہ پیشگوئیاں میرے متعلق نہیں تو میں یہ کہکر کیوں گنہگار بنوں۔ کہ یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں۔ اور اگر میرے ہی متعلق ہیں تو مجھے جلد بازی کی کیا ضرورت ہے۔ وقت خود بخود حقیقت ظاہر کر دیگا۔ غرض جیسے الہام الٰہی میں کہا گیا تھا

"انہوں نے کہا کہ آنیوالا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں" (تذکرہ ص۱۲۶)

دُنیا نے یہ سوال اتنی دفعہ کیا، اتنی دفعہ کیا کہ اس پر ایک لمبا عرصہ گذر گیا۔ اس لمبے عرصہ کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے الہامات میں خبر موجود ہے۔ مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام کے متعلق حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے یہ کہا تھا کہ تُو اسی طرح یوسفؑ کی باتیں کرتا رہیگا یہاں تک کہ قریب المرگ ہو جائیگا یا ہلاک ہو جائیگا۔ اور یہی الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوا (تذکرہ ص۱۶۵) اسی طرح یہ الہام ہونا کہ یوسفؑ کی خوشبو مجھے آرہی ہے (تذکرہ ص۴۸۵) بتاتا تھا کہ خدا تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت یہ چیز ایک لمبے عرصہ کے بعد ظاہر ہو گی۔

میں اب بھی اس یقین پر قائم ہوں کہ اگر ان پیشگوئیوں کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے موت کے قریب وقت تک یہ علم نہ دیا جاتا کہ یہ میرے متعلق ہیں بلکہ موت تک مجھے علم نہ دیا جاتا اور واقعات خود بخود ظاہر کر دیتے کہ چونکہ یہ پیشگوئیاں میرے زمانہ میں اور میرے ہاتھ سے پوری ہوئی ہیں۔ اسلئے میں ہی ان کا مصداق ہوں تو ہمیں کوئی حرج نہ تھا۔ کسی کشف یا الہام کا تائیدی طور پر ہونا ایک زائد امر ہوتا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے اپنی مشیّت کے ماتحت آخر اس امر کو ظاہر کر دیا اور مجھے اپنی طرف سے علم بھی دیدیا۔ کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں۔ چنانچہ آج میں نے

## پہلی دفعہ

وہ تمام پیشگوئیاں منگوا کر اس نیت کے ساتھ دیکھیں کہ میں ان پیشگوئیوں کی حقیقت سمجھوں اور دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن میں کیا کچھ بیان فرمایا ہے۔ ہماری جماعت کے دوست چونکہ میری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرف ان پیشگوئیوں کو منسوب کیا کرتے تھے، اس لئے میں ہمیشہ ان پیشگوئیوں کو غور سے پڑھنے سے بچتا تھا۔ اور ڈرتا تھا کہ کوئی غلط خیال قائم نہ ہو جائے۔ مگر آج پہلی دفعہ میں نے وہ تمام پیشگوئیاں پڑھیں اور اب ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کے بعد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے یہ پیشگوئی میرے ذریعہ سے ہی پوری کی ہے۔

میں اس کے متعلق اس وقت تفصیل سے کچھ نہیں کہہ سکتا، مگر یہ جو آتا ہے۔ کہ

## "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا"

اس کے متعلق ہمیشہ سوال کیا جاتا ہے۔ کہ اس کے کیا معنی ہیں۔ اسی طرح "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔ سو یہ جو الہام ہے کہ وہ "تین کو چار کرنے والا ہوگا" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذہن اس طرف گیا ہے کہ وہ تین بیٹوں کو چار کرنے والا ہوگا۔ یعنی وہ چوتھا بیٹا ہوگا۔ اگر یہ مفہوم لے لیا جائے تو چوتھے بیٹے کے لحاظ سے بھی بات بالکل صاف ہے۔ مجھ سے پہلے مرزا سلطان احمد صاحب، مرزا فضل احمد صاحب اور مرزا بشیر احمد (اوّل) پیدا ہوئے اور چوتھا میں ہوا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مجھ سے پہلے ہماری والدہ سے تین بچے ہوئے۔ اس طرح بھی میں تین کو چار کرنے والا تھا۔ اسی طرح میرے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے تین بیٹے ہوئے۔ اس لحاظ سے بھی میں تین کو چار کرنے والا ہوا۔ پھر میری خلافت کے ایام میں اللہ تعالیٰ نے مرزا سلطان احمد صاحب کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق دی۔ اس طرح بھی میں تین کو چار کرنے والا ہوا۔ گویا تین کو چار کرنے والا میں چار طرح ہوں۔ اوّل و دوم اس طرح

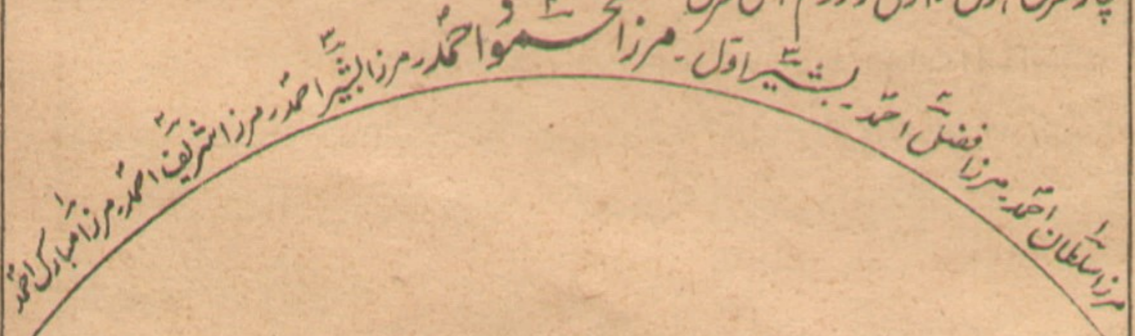


پس میرے نزدیک یہ اسکی

## پیدائش کی تاریخ

بتائی گئی ہے۔ یہ پیشگوئی ابتداء ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی۔ پس ۱۸۸۶-۱۸۸۷-۱۸۸۸ تین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سال ہوئے۔ اِن تین سالوں کو چار کونسا سال کرتا ہے۔ ۱۸۸۹ء کرتا ہے۔ اور یہی میری پیدائش کا سال ہے۔ پس تین کو چار کرنیوالی پیشگوئی میں یہ خبر دی گئی تھی، کہ اس کی پیدائش چوتھے سال میں ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور یہ جو آتا ہے

## "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ"

اس کے اور معنے بھی ہوسکتے ہیں۔ مگر میرے نزدیک اس کی ایک واضح تشریح یہ ہے کہ دوشنبہ ہفتے کا تیسرا دن ہوتا ہے۔ شنبہ پہلا، یکشنبہ دوسرا اور دوشنبہ تیسرا۔ دوسری طرف روحانی سلسلوں میں انبیاء اور ان کے خلفاء کا الگ الگ دَور ہوتا ہے۔ اور جس طرح نبی کا زمانہ اپنی ذات میں ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے، اسی طرح خلیفہ کا زمانہ اپنی ذات میں ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے غور کرکے دیکھو پہلا دَور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ دوسرا دَور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا تھا۔ اور تیسرا دَور میرا ہے۔ اِدھر اللہ تعالیٰ کا ایک اور الہام اس تشریح کی تصدیق کر رہا ہے۔ اور وہ الہام ہے "فضل عمر" (تذکرہ حاشیہ صـ۱۴۱) حضرت عمرؓ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے تیسرے مقام پر ہی خلیفہ تھے۔ پس "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" سے یہ مُراد نہیں، کہ کوئی خاص دن خاص برکات کا موجب ہوگا، بلکہ مُراد یہ ہے، کہ اس موعود کے زمانہ کی مثال احمدیت کے دَور میں ایسی ہی ہوگی جیسے دوشنبہ کی ہوتی ہے۔ یعنی اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خدمتِ دین کے لئے جو آدمی کھڑے کئے جائیں گے ان میں وہ تیسرے نمبر پر ہوگا "فضل عمر" کے الہامی نام میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔ گویا کلام اللہ یفسّر بعضہ بعضاً کے مطابق "فضل عمر" کے لفظ نے "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" کی تفسیر کردی۔

مگر اس الہام میں ایک اور خبر بھی ہے۔ اور خدا تعالیٰ مبارک دوشنبہ اب ایک ایسے ذریعہ سے بھی لانے والا ہے جو میرے اختیار میں نہیں تھا۔ اور کوئی انسان نہیں کہہ سکتا کہ مَیں نے اپنے ارادہ سے اور جان بُوجھ کر اس کا اجراء کیا

مَیں نے

## ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید

کو ایسے حالات میں جاری کیا، جو ہرگز میرے اختیار میں نہیں تھے۔ گورنمنٹ کے ایک فعل اور احرار کی فتنہ انگیزی کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے میرے دل میں اس تحریک کا القاء فرمایا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس تحریک کے پہلے دَور کی تکمیل کے لئے مَیں نے دس سال میعاد مقرر کی۔ ہر انسان جب کوئی قربانی کرتا ہے تو اس قربانی کے بعد اس پر ایک عید کا دن آتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو رمضان کے مہینہ میں لوگ روزے رکھتے اور تکلیف برداشت کرتے ہیں مگر جب رمضان گذر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ مومنوں کیلئے ایک عید کا دن لاتا ہے۔ اسی طرح ہماری

## دس سالہ تحریک جدید

جب ختم ہوگی تو اس سے اگلا سال ہمارے لئے عید کا سال ہوگا۔ دوست جانتے ہیں تحریک جدید کا پہلا دس سالہ دَور اسی سال یعنی ۱۹۴۴ء میں ختم ہوتا ہے۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ ۱۹۴۵ء جو ہمارے لئے عید کا سال ہے پیر کے دن سے شروع ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں یہ خبر بھی دی تھی، کہ ایک زمانہ میں اسلام کی نہایت کمزور حالت میں اس کی اشاعت کے لئے ایک اہم تبلیغی ادارہ کی بُنیاد رکھی جائیگی اور جب اس کا پہلا کامیابی سے دَور ختم ہوگا، تو یہ جماعت کے لئے ایک مبارک وقت ہوگا۔ اس لئے وہ سال جب مومن اس عہد وقربانی کو پُورا کر چکیں گے جو اپنے ذمہ لیں گے تو ایک مبارک بُنیاد ہوگی اور اس سے اگلے سال سے خدا تعالیٰ ان کے لئے برکت کا بیج بوئے گا، اور خوشی کا دن ان کو دکھائے گا۔ اور جس سال میں یہ وقوع میں آئیگا اس کا پہلا دن پیر یا دوشنبہ ہوگا۔ پس وہ سال بھی مبارک اور وہ دن بھی مبارک۔ پس "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ"۔ مگر جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے اس کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ مصلح موعود اس سلسلہ کی تیسری کڑی ہوگا۔ بعض دفعہ ایک چیز کی کسی اور چیز سے مشابہت دے دی جاتی ہے، مگر ضروری نہیں ہوتا کہ اس سے مُراد وہی ہو۔ پس میرے نزدیک اس کے معنے بالکل واضح ہیں اور "فضل عمر" جو الہامی نام ہے وہ ان معنوں کی تائید کرتا ہے۔

میں اس امر کا بھی ذکر کر دینا چاہتا ہوں، کہ جب رؤیا کے بعد میری آنکھ کھُلی تو مَیں اس مسئلہ پر سوچتا رہا، اور جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے عربی میں ہی سوچتا رہا۔ سوچتے سوچتے میرے دماغ میں جو الفاظ آئے اور مَیں جس نتیجہ پر پہنچا، وہ یہ تھا کہ اب تو خدا نے بالکل فیصلہ کر دیا ہے۔

جاء الحق وزهق الباطل انّ الباطل كان زهوقا

اور عجیب بات یہ ہے کہ آج جب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اشتہار پڑھ رہا تھا، تو اس میں مجھے یہی الفاظ نظر آئے، کہ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آگیا اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے میرے لئے مَیں یہ نہیں کہتا کہ دوسروں کیلئے بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ کوئی دوسرا شخص کسی غیر مامور کے کشف یا الہام کو ماننے کا مکلف نہیں لیکن بہرحال میرے لئے خدا تعالیٰ نے حقیقت کو کھول دیا ہے، اور اب میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہہ سکتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور خدا تعالےٰ نے ایک ایسی بنیاد تحریک جدید کے ذریعہ سے رکھدی ہے، جس کے نتیجہ میں حضرت مسیح ناصریؑ کی وہ پیشگوئی کہ کنواریاں دولہا کے ساتھ قلعہ میں داخل ہوں گی، ایک دن بہت بڑی شان اور عظمت کے ساتھ پوری ہوگی۔ مثیل مسیح ان کنواریوں کو اللہ تعالےٰ کے حضور لے جائے گا۔ اور وہ قومیں جو اس سے برکت پائیں گی خوشی سے پکار اٹھیں گی۔ کہ ہوشعنا۔ ہوشعنا۔ اس وقت انہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانا نصیب ہوگا۔ اور اسی وقت انہیں حقیقی رنگ میں مسیح اول پر سچا ایمان نصیب ہوگا۔ اب تو وہ قومیں انہیں خدا تعالیٰ کا بیٹا قرار دے کر درحقیقت گالیاں دے رہی ہیں۔ لیکن مقدر یہی ہے، کہ میرے بوئے ہوئے بیج سے ایک دن ایسا درخت پیدا ہوگا کہ یہی عیسائی اقوام مثیل مسیحؑ سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کے نیچے بسیرا کریں گی، اور خدا تعالےٰ کی بادشاہت میں داخل ہوجائیں گی اور جیسے خدا کی بادشاہت آسمان پر ہے ویسے ہی زمین پر آجائے گی ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مُصلح موعود ظاہر ہو گیا!

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا ٭ جو ہو گا ایک دن محبُوب میرا
کروں گا دُور اُس ماہ سے اندھیرا ٭ دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

درثمین کے یہ اشعار جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم سے نکلے ہوئے ہیں شروع سے پڑھتے چلے آئے ہیں۔ لیکن سچ یہ ہے، کہ جو مطالب آج اِن اشعار کے ظاہر ہو رہے ہیں، وہ اِس سے پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوئے تھے۔ الفاظ سیدھے سادے ہیں، لیکن غضب کے مضامین پر مشتمل ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارت پا کر حضور فرماتے ہیں، کہ میرا ایک بیٹا ہو گا جو ایک دن خدا تعالیٰ کا محبوب اور مقرب بننے والا ہے۔ دوسرے مصرعہ شعر میں فرماتے ہیں کہ وہ ماہ یعنی چاند ہو گا۔ اور سب جانتے ہیں، کہ چاند کا کام اکتسابِ نور ہے۔ یعنی وہ سورج سے روشنی حاصل کرتا ہے اور پھر دُنیا پر پھیلاتا ہے۔ اسی طرح وہ بیٹا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نور حاصل کرنے والا ہو گا۔ یعنی آپ کا مثیل اور خلیفہ ہو گا۔ اور آپ کے نقش قدم پر گامزن ہو گا۔ ابتداء میں مخالفت اور اعتراضات کی تاریکیاں اس کے منور چہرے کو ڈھانکنا چاہینگی مگر اللہ تعالیٰ اس قسم کی تمام مخالفتوں کو دُور فرمائے گا، اور ایک عالم کو اس کے قدموں پر لا بٹھائے گا۔ گویا اس کی طرف خلائق کا رجوع ہو گا۔ اور قومیں اس کے مسیحی انفاس سے برکت پائیں گی۔ اور اس کی طرف رجوع کریں گی۔ یہ دراصل ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی جو پسر موعود یا مصلح موعود کے متعلق حضرت اقدس نے فرمائی تھی۔ گو جماعت کا خیال بلکہ یقین یہی تھا، کہ اس کے مصداق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ہی ہیں، لیکن جب تک حضور نے خود دعویٰ نہیں فرمایا کہ اِس پیشگوئی کا مصداق مَیں ہی ہوں اتنے عرصہ تک پیشگوئی کے الفاظ اپنی اعلیٰ اور ارفع شان میں پائے نہیں جاتے تھے۔ لیکن اب جبکہ حضور نے دعویٰ مصلح موعود ہونے کا فرما دیا ہے۔ اب ان الفاظ کی شان ہی اور ہو گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پسر موعود کی پیشگوئی ۱۸۸۶ء کے اوائل میں فرمائی تھی۔ حالانکہ اُس وقت تک نہ آپؑ کا کوئی دعوےٰ تھا، اور نہ سلسلۂ بیعت تھا۔ ہاں آپؑ اسلام کے محافظ کی حیثیت سے شمالی ہندوستان میں مذہبی حلقوں میں شہرت پا چکے تھے۔ اور براہین احمدیہ کی اشاعت نے آپؑ کے نام کو ہندوستان میں مشہور کر دیا تھا اور یہی وہ زمانہ تھا، جب آریہ قوم کے بانی پنڈت دیانند صاحب اور اُن کے ہم خیال آریہ اسلام پر حملے کر رہے تھے۔ اور اُدھر پادری صاحبان اسلام کی جڑوں پر الگ تبر چلا رہے تھے، اور مسلمانوں کے علماء اِن مخالفین کے مقابلے میں اپنے ہتھیاروں کو بالکل کند پاتے تھے۔ یہی وہ زمانہ تھا، کہ لاکھوں فرزندانِ توحید جو پہلے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے تھے، اب عیسائیت کے آغوش میں جا کر اسلام کے دشمن بن چکے تھے۔ ایسے حالات میں خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت احمد قادیانی کو الہام اور وحی سے مشرف کیا جاتا ہے۔ اور اسلام کی ادیانِ باطلہ پر فضیلت ثابت کرنے کے لئے نئے نئے علوم قرآن مجید کے سکھائے جاتے ہیں۔ اور یہ الہامات اور وحی کا سلسلہ آئندہ پوری ہونے والی بے شمار پیشگوئیوں پر مشتمل نظر آتا ہے۔ اسلام کی ترقی، شان اور جلال ظاہر ہونے کی تمنا حضورؑ کے دل میں موجزن ہوتی ہے۔ حضورؑ چاہتے ہیں، کہ کسی جگہ تنہائی میں جا کر خدا تعالےٰ کے حضور خاص الخاص دُعائیں کریں، تا اللہ تعالیٰ اپنا جلال ظاہر کرے، اور اسلام کا غلبہ ہو۔ اِس غرض کے لئے اور خدا تعالےٰ کے منشاء کے مطابق حضور ہوشیارپور اور لدھیانہ کی طرف تشریف لے جاتے ہیں، اور آپؑ کے ہمراہ آپؑ کے دلی دوست مولوی عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ، حافظ حامد علی صاحبؓ اور محمد خاں صاحبؓ ہمرکاب ہو جاتے ہیں۔ یہ مختصر سا قافلہ دریائے بیاس کو عبور کر کے ہوشیارپور میں جا کر مقیم ہو جاتا ہے۔ حضورؑ شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور کے ایک مکان میں جا کر فروکش ہو جاتے ہیں، اور اپنے لئے اُس مکان کا بالاخانہ پسند فرماتے ہیں اور چالیس دن تک گوشۂ تنہائی اختیار کر کے دن اور رات خدا تعالےٰ کی عبادت اور دُعاؤں اور تضرعات میں گذار دیتے ہیں۔ چالیس دِن کے بعد حضورؑ ایک عظیم الشان پیشگوئی اُسی شہر ہوشیارپور میں شایع فرماتے ہیں۔ جو یہ ہے۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا:-

"میں تجھے رحمت کا ایک نشان دیتا ہوں۔ اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے؛ اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے؛ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام **عنموائیل** اور بشیر بھی ہے۔ اسکو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اُس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وکان امرًا مقضیا" (تبلیغ رسالت جلد اول ص۵۹-۶۰)

یہ پیشگوئی ایک عظیم الشان فرزند دلبند کی پیدائش کی خبر دیتی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے نور بن کر آنے والا تھا۔ اور خدا کی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا جانے والا تھا۔ اور جس میں خدا نے اپنی رُوح ڈالنا تھی۔ اور جس نے بہتوں کی رستگاری کا موجب ہونا تھا۔ اور جس نے زمین کے کناروں تک شہرت پانا تھی۔ وہ پسر موعود ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو پیشگوئی شایع ہونے کے تین سال کے عرصے میں پیدا ہوا۔ اور اس کا نام بشیر ثانی اور محمود رکھا گیا۔ وہ جلد جلد بڑھا۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا گیا۔ اور اس کی پیدائش کے ساتھ ہی سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کی طرف سے حکم ہوا۔ کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور . . . . . . . . مجھ سے بیعت کریں۔ . . . . . . . .

. . . . . . . واذا عزمت فتوکل علی اللہ واصنع الفلک

. . . . . . . . . . . فوق ایدیھم۔

پسر موعود کی پیدائش اور سلسلۂ احمدیہ کی بنیاد دونوں لازم ملزوم چیزیں ہیں۔ دراصل اس کے یہی معنے تھے، کہ سلسلۂ احمدیہ کی ترقی کا دوسرا دَور حضرت مصلح موعود کے زمانے سے وابستہ ہے۔ اور اسی کے زمانے میں یہ سلسلہ اپنے عروج کو پہنچنے والا ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے رؤیا کی بناء پر ۲۸ر جنوری ۱۹۴۴ء کو یہ دعوےٰ کیا کہ میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کا پیشگوئی میں ذکر ہے۔ اور میں ہی اس کا مصداق ہوں۔ اور یہ دعویٰ میں اپنی عقل یا رائے کی بناء پر نہیں کرتا، بلکہ خدا نے مجھے کہا ہے کہ تو ہی اِس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ پس میں خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے علم اور اس کے فرمان سے یہ دعوےٰ کرتا ہوں۔ کہ مصلح موعود میں ہوں اور میں ہی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہتا ہوں۔ کہ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ کہ خدا نے مجھے کہا ہے کہ میں ہی مصلح موعود ہوں۔

۲۰ ؍ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے ہوشیار پور میں شائع کی گئی تھی۔ اس لئے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مناسب سمجھا کہ حضور اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان بھی ہوشیار پور ہی میں کریں۔ چنانچہ ۲۰ ؍ فروری ۱۹۴۴ء کو ہوشیار پور میں عین اس مکان کے سامنے ایک عظیم الشان جلسے میں جس میں ہندو، مسلمان، عیسائی سب ہی موجود تھے حضور نے اپنے اس پیشگوئی کا مصداق ہونے کا اعلان فرمایا۔ اور پھر ۱۲ ؍ مارچ کو لاہور میں جہاں حضور کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رؤیا میں بتلایا گیا تھا۔ کہ تو ہی اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ ایک عظیم الشان جلسہ میں جس کی تعداد ۱۲۔۱۳ ہزار تھی اعلان فرمایا۔ اور پھر لدھیانہ میں جو ہوشیار پور کی طرح دوسرا شہر ہے، جس طرف سفر کرنے کو بابرکت قرار دیا گیا ہے۔ ۲۳ ؍ مارچ ۱۹۴۴ء کو بھی اعلان فرمایا۔ پس جماعت احمدیہ کے لئے یہ عید کا دن ہے۔ کیونکہ نہ صرف یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی پوری ہوئی، بلکہ مصلح موعود کے آنے سے سلسلہ عالیہ احمدیہ پر روحانیت کا ایک نیا رنگ چڑھ گیا ہے۔ اور ایک نیا دور شروع ہوا ہے۔ جو اپنے اندر بے شمار برکتیں اور خوشخبریاں رکھتا ہے۔ اور آسمان کے دروازے پھر زمین پر کھلنے لگے ہیں۔ اور رؤیا، کشوف اور الہامات کا سلسلہ از سرِ نو روحوں کو تازگی بخشنے لگا ہے۔ اور وحی الٰہی کا سلسلہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں عام تھا، اب پھر اس کی گہری جھلک مثیل مسیح اور اس کے خلیفہ میں ظاہر ہونے لگی ہے۔ اور روحانیوں کو مبارک ہو، کہ پھر بہار کے دن آئے اور خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اب وہ دن قریب ہیں بلکہ دروازے پر کھڑے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ کی نصرتیں بارش کی طرح برسنے والی ہیں۔ اور اسلام کی ترقی روزِ روشن کی طرح عیاں ہونے والی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ لوگوں کی نظروں میں یہ باتیں عجیب ہوں اور دور از قیاس ہوں لیکن جو خدا کے وعدوں پر نظر رکھتے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ یہ باتیں ضرور ہو کر رہیں گی، اور عنقریب ہو کر رہیں گی۔

مصلح موعود کے متعلق بعض باتیں ایسی بیّن ہیں۔ کہ وہ آج بھی روزِ روشن کی طرح نظر آتی ہیں، اور ان کے پورا ہو چکنے میں ذرا بھی شبہ نہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ دنیا کے کناروں تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہرت پائے گا۔ اب اِس امر میں کس کو شبہ ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا نام دُنیا کے کناروں تک پھیل چکا ہے۔ کیا افریقہ کے مشرقی اور مغربی کناروں پر جماعت احمدیہ ہزاروں کی تعداد میں نہیں پائی جاتی۔ کیا امریکہ میں سینکڑوں ہزاروں لوگ حلقہ بگوشانِ احمدیت نہیں ہوچکے۔ کیا ملایا، سماٹرا، جاوا، بورنیو اور دیگر جزائر میں احمدی جماعتیں نہیں پائی جاتیں۔ کیا شام کے ابدال احمدیت کے علاقے میں نہیں آچکے۔ کیا مصلح موعود علوم ظاہری و باطنی سے پُر نہیں کیا گیا۔ اور کیا اس پر علومِ قرآنیہ معجزانہ رنگ میں نہیں کھولے گئے۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ اس کو غیر معمولی ترقی حاصل ہوئی ہے۔ اور اس کے زمانے میں دن دونی اور رات چوگنی ترقی کر کے کس قدر وسیع ہو گئی ہے۔

یقیناً کہا جاسکتا ہے۔ کہ قوموں نے اس سے برکت پائی ہے۔ کیونکہ جو لوگ احمدیت میں داخل ہوتے ہیں اور حضور کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں وہ یقیناً برکت پاتے ہیں۔ اور پیشگوئی کی صداقت پر مُہر لگا دیتے ہیں۔ لیکن غلبۂ اسلام اور احمدیت کی ترقی کا ایک دوسرا عظیم الشان پہلو بھی ہے، جو اپنی ظاہری شان و شوکت میں پورا ہونیوالا ہے۔ اور جو موجودہ جنگ کے اختتام پر شروع ہونے والا ہے۔ جب موجودہ تہذیب اپنی شکل بدل کر نئی تہذیب کو جگہ دیگی۔ آج دُنیا خیالات کی جنگ لڑ رہی ہے۔ انگلستان اور امریکہ کو اپنی موجودہ تہذیب پر ناز ہے۔ اور وہ اسی تہذیب کو دوبارہ قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں اور اسی تہذیب کو برقرار رکھنے کے لئے جنگ لڑ رہے ہیں۔ روس جو آج کل انگریزوں کا حلیف ہے، وہ بالشویکی تہذیب کو یورپ بلکہ ساری دُنیا میں پھیلانے کا متمنی ہے۔ اور ہٹلر نازیت کے غلبے کے لئے جنگ کر رہا ہے۔ لیکن اے دُنیا کے ہوشمندو! یاد رکھو کہ خدا کا منشاء بالکل اور ہے۔ نہ مغربی تہذیب کو غالب ہونے دیگا۔ نہ نازیت کو اور نہ بالشوزم کو، بلکہ وہ اسی تہذیب کو غالب کر کے دکھائے گا جو اسلامی تہذیب کہلاتی ہے۔ خدا نے اِس زمانے میں اپنا نبی بھیجکر یہ ظاہر کر دیا۔ کہ وہ اُسی دین کو دُنیا میں غالب کرنے والا ہے، جس کو اسلام کہتے ہیں۔ اور اُس نے مصلح موعود کو کھڑا کر کے یہ ظاہر کر دیا ہے، کہ اب غلبۂ اسلام کے دن بہت قریب ہیں۔ پس اسلامی تہذیب ہی وہ تہذیب ہے۔ جو اب دُنیا میں غالب ہو کر رہے گی۔

منور احمدیت کی شعاعوں سے جہاں ہوگا ❊ ہماری ہی زمیں ہوگی ہمارا آسماں ہوگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضیائے چہرۂ پُرنور سے روشن جہاں ہوگا ٭ زمیں پُرنور ہوگی اور منوّر آسماں ہوگا
خدا کی نصرت و تائید اپنی رہنما ہوگی ٭ روانہ جس طرف دُنیا میں اپنا کارواں ہوگا
ستائش ہر طرف دُنیا میں ہوگی پھر محمدؐ کی ٭ جہاں دیکھو وہیں ذکرِ حبیبِ دوجہاںؐ ہوگا
لوائے احمدِ مرسلؑ جہاں میں لہلہائے گا ٭ ہمارا ہی علَم ہوگا ہمارا ہی نشاں ہوگا

غرض ہر چیز پر جوبن نیا آیا ہوا ہوگا
نئی یکسر زمیں ہوگی نیا ہی آسماں ہوگا

---

# ترانۂ تہنیت

(از جناب منشی برکت علی صاحب لائقؔ امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ)

صد شکر مر خدا را فصلِ بہار آمد ٭ در نخلِ آرزویم شاخے ببار آمد
بادے وزید و ما را تازہ نمود جانہا ٭ وز ہر طرف شمیمِ مشکِ تاتار آمد
در گلستانِ بہجت صبحِ صفا دمیدہ ٭ انوارِ حق پرستی در انتشار آمد
ناگہ صبا رسید و مژدہ رساند گفتا ٭ سروِ سہی زفضلش در جویبار آمد
چوں مست ہائے کوہاں بلبل بخوشی مستی ٭ در نغمہ تہنیت را بر شاخسار آمد
"ممسوحِ" "عطرِ یزداں" گشتہ "نشانِ رحمت" ٭ از کردگار آمد - دل کامگار آمد
آں مصلحے کہ در دیں موعود بودہ از حق ٭ یاداں بخود ببالید آں نامدار آمد
پاشو بہ جانسپاری جانبازِ احمدیت ٭ آں شہسوار آمد - با ذوالفقار آمد
لختِ دلِ مسیحاؑ مثلش بہ "حسن واحساں" ٭ مہبط برائے فضلِ پروردگار آمد
محمودِ ما کہ خود حق فضلِ عمر بخواندش ٭ زُلہ رُبائے خوانش ہر بختیار آمد
خوش خلق و خوش شمائل خوش وقت خوش زمانہ ٭ یکتا بایں صفتہا در روزگار آمد
آں یوسفےؑ اسیرِ زندانِ مصر گشتہ ٭ ایں یوسفے اسیراں را "رستگار" آمد
اے شانِ کج کلاہی بر تو ز دلربائی ٭ طالع نثار آمد بے اختیار آمد
یارب بخواجگاں دہ شانے و احترامے ٭ آں را کہ در خلافت کوہِ وقار آمد
یٰاَیُّھَا الْاَحِبَّا اُدْعُوا لِطُوْلِ عُمْرِہٖ ٭ واجب دُعائے خیرش بر دوستدار آمد

ہر شعر مدح گشتہ ہمدوش با ثریا
آرے بہ نظمِ لائقؔ نثرہ نثار آمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت مصلح موعودؑ اور مبارک شنبہ

(از جناب عزیز الدین صاحب درزی حلقہ مسجد اقصٰے قادیان)

حضرت آقاؤ مولا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سبز اشتہار کی تمہیدی عبارت کو اس طرح شروع فرماتے ہیں:-

"واضح ہو کہ اس عاجز کے لڑکے بشیر احمدؒ کی وفات سے جو ۷ر اگست ۱۸۸۷ء بروز یکشنبہ میں پیدا ہوا تھا اور ۴ر نومبر ۱۸۸۸ء کو اسی روز یکشنبہ میں ہی اپنی عمر کے سولہویں مہینے میں بوقت نماز صبح اپنے معبود حقیقی کیطرف بلایا گیا۔"

مندرجہ بالا عبارت کو بغور پڑھنے والوں پر واضح ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت بشیر اول کی یکشنبہ کی ہی ولادت اور شنبہ کی ہی وفات کو قدرت کا ایک اسرار تصور فرمایا ہے۔ اور اپنے الفاظ میں اپنے مفہوم کی طرف صاف طور پر اشارہ بھی کر دیا ہے۔ آج اسی امر کے مدنظر میں نے خیال کیا کہ بہت ممکن ہے کہ اگر غور کیا جائے تو اسی قسم کی کوئی خصوصیت مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق بھی معلوم ہوجائے۔ چنانچہ جب میں نے اس بارے میں فکر کیا۔ تو مجھے بالکل اسی قسم کی وحدت یہاں بھی کارفرما نظر آئی۔ جو ہر سعید رُوح کو سیدنا و امامنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؑ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق یقین کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ یہ وحدت چند مشہور واقعات میں پائی جاتی ہے۔ جس کا ذیل میں نمبروار ذکر کیا جاتا ہے:-

۱- ناظرین پر واضح ہو، کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے الہام پاکر مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کا اعلان مورخہ ۲۰ر فروری سنہ ۱۸۸۶ء کو شایع فرمایا تھا۔ اور بیس فروری مذکور کا دن شنبہ کا دن تھا۔

۲- مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہونے کے مدعی حضرت سیدنا و امامنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ولادت باسعادت ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو ہوئی اور ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کا دن بھی شنبہ کا دن ہی تھا۔

۳۔ مصلح موعود کے لئے جس جماعت کا امام ہونا ضروری تھا اس جماعت کی بُنیاد بھی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بمقام لدھیانہ مؤرخہ ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کو رکھی تھی۔ اور ۲۳ر مارچ کا دن بھی مبارک شنبہ کا دِن ہی تھا۔

۴۔ پھر جبکہ ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء کو سلسلۂ عالیہ کی باگ ڈور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں آئی، اور حضور تختِ خلافت پر متمکن ہو کر جلوہ افروز ہوئے یہ مبارک صد مبارک دن بھی شنبہ کا ہی دن تھا۔

۵۔ جیسا کہ حضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے لاہور کے جلسے میں تقریر فرماتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ اوائل جنوری ۱۹۴۴ء میں جبکہ حضور کو اللہ تعالیٰ نے اس امر کے متعلق مطلع فرمایا کہ حضور ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں، تو وہ رات بھی اغلباً شنبہ کی رات ہی تھی۔ سو مبارک ہے شنبہ جو ہمارے لئے بار بار عید کے دن لاتا ہے۔

ہاں! اب وہ لوگ جو سیدنا و امامنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مصلح موعود ماننے میں کسی قسم کے شک و شبہ میں مبتلا ہیں، اگر ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ بالا عبارت کو پھر پڑھیں اور سوچیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت بشیر اول کی یکشنبہ کی ولادت اور یکشنبہ ہی کی وفات کو کس نظر سے دیکھا ہے۔ اور پھر غور کریں کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق جن پانچ اہم واقعات کا شنبہ کے دن ظہور پذیر ہونا ہم نے بیان کیا ہے، یہ ہمارے وحدت پسند مولا کریم کی طرف سے جو بڑا حکیم بھی ہے ایک نشان ہے یا نہیں؟

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرتِ مصلح موعودؑ اور مخملی ٹوپی!

از جناب سید غلام حسین صاحب ڈیٹرزی آفیسر ریاست بھوپال

ہمارے کرم فرما جناب سید غلام حسین صاحب ریاست بھوپال نے مصلح موعود نمبر کے لئے تحریک مضمون کے سلسلے میں لکھا ہے۔ کہ ان کا ایک مضمون جو ۳۰ نومبر ۱۹۳۶ء کو اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے وہ دراصل اس وقت چھپنے کے لئے زیادہ مناسب تھا اور فرمایا کہ اس مضمون کو دوبارہ مصلح موعود نمبر میں ضرور چھاپ دیا جائے۔ وہ مضمون دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور مکرم سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب آدنہ بمبئی کے درمیان خط و کتابت ہے۔ اور جس کی تقریب یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جب پہلی شادی نومبر ۱۹۰۲ء میں حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی صاحبزادی بلند اقبال سے ہونی قرار پائی تو سیٹھ صاحب نے ایک ترکی مخملی ٹوپی دولہا کے لئے اور ایک اوڑھنی دلہن کے لئے تحفۃً بھجوائی۔ اور ٹوپی پر سلمہ سے وہ الہام کڑھوایا جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والے اشتہار میں ہے یعنی مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ٹوپی حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنے دستِ مبارک سے بوقتِ نکاح پہنائی اور سیٹھ صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

مقصود اس خط و کتابت سے یہ ہے، کہ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے صحابہ کا خیال اُس وقت بھی یہی تھا، کہ اس الہام کے مصداق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی ہیں۔ دوسری روایت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی کی ہے جو حضور کے مصلح موعود ہونے پر ایک روشن دلیل ہے۔ کسی ٹوپی والی روایت مکرمی شیخ اعجاز احمد صاحب سب جج دہلی کے ذریعہ سے احباب تک پہنچی ہے۔ ہم سب راویوں کے جنہوں نے یہ دونو باتیں ہم تک پہنچائیں مشکور ہیں۔ اور وہ خط و کتابت حسب ذیل ہے:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## مخملی ٹوپی اور اوڑھنی

۱۹۰۲ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جب پہلی شادی حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کے ہاں قرار پائی تو حضرت سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب آف بمبئی نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت مخلص خادم ہیں، ایک مخملی ٹوپی پر سلمہ ستارہ سے الہام "مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء" کڑھوا کر حضور کی خدمت میں ارسال کی۔ اور درخواست کی، کہ شادی کیوقت یہ ٹوپی دولہا کو پہنائی جائے۔ اسی طرح آپ نے ایک اوڑھنی دلہن کے لئے بھجوائی۔

## خوشنودی کا اظہار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جب سیٹھ صاحب کی طرف سے یہ ہدیہ پہنچا۔ تو آپ نے اپنی خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے دستِ مبارک سے جناب سیٹھ صاحب کو ایک خط لکھا۔ جس میں حضور نے شکریہ ادا کیا اور دعا فرمائی۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا میں اس کا اجر بخشے۔

## شہادت کی حفاظت

اس واقعہ کا ذکر حضرت سیٹھ صاحب کی زبان سے شیخ اعجاز احمد صاحب سب جج دہلی نے اپنے قیام بمبئی کے دوران میں سنا۔ اور انہوں نے اس روایت کا ذکر دہلی میں ایک تقریر کرتے ہوئے احباب جماعت کے سامنے کیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد سید غلام حسین صاحب لائیوسٹاک آفیسر ریاست بھوپال نے شیخ صاحب کو لکھا کہ وہ روایت جو آپ نے دہلی میں ایک موقعہ پر بیان کی تھی قلمبند کر کے بھجوا دیں۔ شیخ صاحب نے از راہ احتیاط حضرت سیٹھ صاحب کو خط لکھا اور درخواست کی۔ کہ اس روایت کے متعلق اپنی شہادت لکھکر ارسال فرمائیں۔ اس کے جواب میں سیٹھ صاحب نے مفصل خط لکھا جو شیخ صاحب نے معہ اپنے خط کے سید غلام حسین صاحب کو بھجوا دیا۔ اور سید صاحب نے معہ اپنے عریضہ کے ہر دو خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ارسال کر دیئے۔ جو درج ذیل ہے۔

کیے جاتے ہیں:-

## حقانیتِ خلافت پر زبردست شہادت!

اِن خطوط میں سیٹھ صاحب کی جس روایت کا ذکر ہے، وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کی حقانیت پر ایک زبردست شہادت ہے۔ کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابۂ مسیح موعودؑ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہدِ حیات میں ہی حضور کو الہام الٰہی مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء، کا مصداق یقین کرتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اِس الہام کا مصداق آپ کو ہی سمجھتے تھے۔ اور چونکہ یہ الہام مصلح موعود کے متعلق ہے اس لئے اس سے یہ امر بھی ثابت ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کو ہی مصلح موعود یقین کرتے تھے۔

## غیر مبایعین کی ہٹ دھرمی

غیر مبایعین جو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو مصلح موعود یقین نہیں کرتے اور آپ کی خلافت کے مُنکر ہیں۔ ہم اُن کے سامنے بھی یہ گواہی پیش کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ وہ غور کریں۔ ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک صحابی اِس الہام کو جو مصلح موعود کے متعلق ہے آپ پر چسپاں کرتا اور ایک ٹوپی پر کڑھوا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ناپسند نہیں فرماتے۔ بلکہ خوش ہوتے ہیں اور اسے تحفہ۔ مکرر شکریہ ادا کرتے ہیں اور اس کی دینی اور دُنیوی ترقی کے لئے دُعا کرتے ہیں۔ کیا یہ اس بات کا واضح اور کھلا ثبوت نہیں، کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یقینی طور پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہی مصلح موعود سمجھتے تھے۔ اور حضورؑ کے صحابہؓ بھی ابتداء سے آپ کو ہی ان الہامات کا مورد یقین کرتے تھے۔ جو مصلح موعود کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؑ پر نازل ہوئے۔

غرض یہ نہایت ہی زبردست شہادت ہے۔ اور اس سے علیٰ وجہ البصیرت یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ وہی لوگ راستی پر ہیں جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء کا مصداق یقین کرتے ہیں۔ نہ وہ جو حضورؓ کے منکر ہیں۔ اور آپ کو نعوذ باللہ غلط راہ پر چلنے والا قرار دیتے ہیں۔

یہ تینوں خطوط جن سے اِس روایت پر روشنی پڑتی ہے درج ذیل ہیں:۔

## جناب سید غلام حسین صاحب کا خط

بحضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:۔

گذارش ہے۔ کہ سال گذشتہ جب مصریوں کے فتنہ کی بیخ کنی کے واسطے جماعت احمدیہ نے ہر جگہ جلسوں کا انتظام کیا۔ تو دہلی میں بابو نذیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کے مکان پر بھی جلسہ کیا گیا۔ جس میں مختلف احباب نے خلافت کے موضوع پر تقریریں کیں۔ مکرمی شیخ اعجاز احمد صاحب سب جج دہلی نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ مَیں نے بمبئی میں جناب سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب سے سُنا تھا۔ کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی پہلی شادی ہونے والی تھی۔ اور مَیں نے ایک مخملی ٹوپی پر الہام "مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء" سلمہ سے کڑھوا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کی تو حضورؑ نے وہ ٹوپی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ صاحب کے سر پر اپنے دستِ مبارک سے پہنا دی۔ جو کہ اب خلیفۃ المسیح الثانی ہیں۔ مطلب یہ لیا گیا۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر الہام مذکور چسپاں نہ کرتے، یا الہام مذکور آپ کے متعلق نہ ہوتا تو حضرتؑ اپنے دستِ مبارک سے وہ ٹوپی اُن کے سر پر نہ اوڑھاتے۔

عاجز نے اِس بات کو سُن کر دل میں رکھا۔ اور ماہ گذشتہ میں ایک عریضہ سب جج صاحب کی خدمت میں بھیجکر استدعا کی کہ وہ اپنے قلم سے روایت مذکور تحریر فرما کر میرے پاس بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیں۔ مگر انہوں نے اِس معاملہ میں ایسی ہی احتیاط کی جیسی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حدیثوں کے متعلق فرمایا کرتے تھے۔ جناب سب جج صاحب کا جو جواب آیا ہے وہ ساتھ منسلک ہے۔

عاجز خادم۔ سید غلام حسین لائیو سٹاک آفیسر ریاست بھوپال۔

## جناب شیخ اعجاز احمد صاحب کا خط

مکرمی جناب سید صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا گرامی نامہ محررہ ۸-۲۷ ملنے پر مَیں نے احتیاطاً حضرت سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب امیر جماعت بمبئی کی خدمت میں خط تحریر کیا۔ اور درخواست کی، کہ وہ اس روایت کے متعلق اپنے قلم سے تفصیلاً مجھے لکھیں۔ چونکہ میں نے ان سے اِس روایت کو اپنے زمانہ قیام بمبئی میں سُنا تھا، جس کو ۲½ سال کا عرصہ ہو چلا ہے۔ اور تفصیلات میں کسی غلطی کا بوجہ کمزوری یادداشت احتمال ہو سکتا تھا۔ اس لئے مَیں نے یہ طریق اختیار کیا، تاکہ روایت میں کوئی غلطی نہ رہ جائے۔ مکرمی سیٹھ صاحب کا جواب مجھے اب ملا ہے۔ وہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ۱۹۰۲ء میں جب حضرت امیر المومنین کی پہلی شادی حضرت ڈاکٹر رشید الدین صاحب مرحوم کی صاحبزادی سے ہوئی تو انہوں نے بمبئی سے ایک سُرخ رنگ کی مخملی ٹوپی بنوائی جس پر سلمہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام مظہر الحق و العلاء کان اللہ نزل من السماء کڑھوایا۔ یہ ٹوپی معہ ایک ریشمی اوڑھنی کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں انہوں نے ارسال کی بدیں درخواست کہ ٹوپی بوقت نکاح دُولہا کو اور اوڑھنی دلھن کو اوڑھا دی جائے۔ پارسل پہنچنے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دستِ خاص سے ایک خط سیٹھ صاحب کو تحریر فرمایا جس میں ٹوپی اور اوڑھنی کے لئے سیٹھ صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

مَیں حضرت سیٹھ صاحب کا جواب جو مجھے موصول ہوا ہے؛ اور نقل خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو سیٹھ صاحب کو لکھا گیا ارسالِ خدمت کرتا ہوں۔

اِس روایت سے یہ پایا جاتا ہے۔ کہ ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہؓ حضرت امیر المومنین کو الہام مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء کا مصداق یقین کرتے تھے۔ اگر حضرت سیٹھ صاحب ان کو اس الہام کا مصداق یقین نہ کرتے تو حضور کے لئے جو ٹوپی تیار کرائی، اس پر یہ الہام نہ لکھواتے۔ پھر یہ بھی پایا جاتا ہے۔ کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی حضرت امیر المومنین کو اس کا مصداق یقین فرماتے تھے۔ ورنہ جواب میں حضور سیٹھ صاحب کی اس غلطی کی صحت فرما دیتے۔ والسلام

خاکسار اعجاز احمد سب جج دہلی

## حضرت سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب آف بمبئی کا مکتوب

اخویم مکرم جناب شیخ اعجاز احمد صاحب سلمہ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوازش نامہ آں مکرم مرسلہ مؤرخہ ۲۷/۳/۴۴ بروقت پہنچا۔ آپ نے اُن ایام کی یاددہانی فرمائی جب آپ بمبئی میں رونق افروز تھے۔ اور میرے مکان پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی شادی مبارک کا تذکرہ آیا تھا۔ درجواب عرض ہے کہ ۱۹۰۲ء کے ماہ نومبر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی پہلی شادی ہونے والی تھی۔ جو حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب ڈاکٹر کی صاحبزادی اور میاں ناصر احمد کی والدہ ہیں۔ مَیں اس وقت بمبئی میں تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا الہامی نام محمود و بشیر رکھا گیا تھا۔ جو آج کل بشیر الدین محمود احمدؐ کے نام سے موسوم ہیں۔ ایک الہام ان کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا اِن الفاظ میں بھی تھا۔ مظہر الحق و العلاء کان اللہ نزل من السماء۔ مَیں نے اِس تقریب پر ایک سُرخ رنگ کی ترکی ٹوپی عمدہ مخملی بنوائی اور اس پر سلمہ سے مذکورہ بالا الہام لکھوایا۔ اس کی شکل یہ ہے۔

اور حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں عرض کی۔ کہ نکاح کے وقت دُولہا کو یہ ٹوپی پہنادی جائے۔ علاوہ اس کے ایک ریشمی اوڑھنی جس میں زریں فیتے وغیرہ ٹانکے تھے، دُلھن کے لئے شبِ نکاح اوڑھانے کے لئے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں ٹوپی کے ساتھ بذریعہ پارسل پوسٹ روانہ کی تھی۔ جس کا جواب حضرت اقدسؑ نے اپنے دستِ مبارک سے تحریر فرمایا تھا۔ جو وہ آپ نے بمبئی میں میرے مکان پر ملاحظہ فرمایا تھا۔ اس کی ایک فوٹو نقل دس روپیہ خرچ کر کے شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کی درخواست پر اتار کر دی تھی۔ کیونکہ انہوں نے وہ اصلی خط مانگا تھا۔ اور مَیں وہ اپنے پاس رکھنا چاہتا تھا۔ اس لئے دس روپیہ خرچ گوارا کیا، مگر خط کو تبرکاً اپنے پاس ہی رہنے دیا۔ جو آج تک موجود ہے۔ اور اُس کی ایک نقل اپنے قلم سے لکھ کر اس عریضہ کے ساتھ آپ کی خدمت میں روانہ کرتا ہوں۔ باقی سب طرح خیریت ہے، دُعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔

دُعا کا طالب اسمٰعیل آدم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوب مبارک کی نقل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ۲۰ر اکتوبر ۱۹۰۲ء

محبی عزیزی اخویم سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کا محبت نامہ اور اخلاص کا تحفہ جو آپ نے برخوردار محمود اور بشیر کی شادی کی تقریب پر بھیجا ہے۔ یعنی ایک ٹوپی اور ایک اوڑھنی پہنچ گیا ہے۔ میں آپکے اِس محبانہ تحفہ کا شکر کرتا ہوں۔ اور آپکے حق میں دُعا کرتا ہوں، کہ اللہ تعالےٰ آپ کو دین اور دُنیا میں اِس کا اجر بخشے۔ آمین۔ باقی خیریت والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ

لفافہ کی نقل جو دستِ مبارک سے لکھی ہوئی ہے لفافہ کی پُشت پر

بہ مقام خاص بمبئی

بخدمت محبی اخویم سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب تاجر بمبئی۔ راقم خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور۔

ڈاکخانہ بمبئی کی مُہر ڈاکخانہ قادیان کی مُہر

**دوسرا ثبوت** تذکرۃ المہدیؑ حصہ دوم مصنفہ پیر سراج الحق صاحبؓ جمالی نعمانی مطبوعہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۲۱ء سے ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت پیر صاحب مرحوم تذکرۃ المہدیؑ کے ۱ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔

”پھر کچھ دنوں کے بعد مولوی عبدالکریم صاحبؓ سے بہت تفصیلی باتیں کیں اور بہت سے واقعات جو آپؑ کے بعد ہونے والے تھے وہ بیان کر رہے تھے جو مَیں بھی پہنچگیا اور سلسلۂ کلام جاری رہا۔

فرمایا۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ ہمارے سلسلہ میں بھی سخت تفرقہ پڑیگا۔ اور فتنہ انداز اور ہوا و ہوس کے بندے جُدا ہو جائیں گے۔ پھر خدا تعالےٰ اِس تفرقہ کو مٹا دیگا۔ باقی جو کٹنے کے لائق اور راستی سے تعلق نہیں رکھتے اور فتنہ پرداز ہیں کٹ جائیں گے۔ اور دُنیا میں ایک حشر برپا ہوگا وہ اوّل الحشر ہوگا۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے۔ اور ایسا کشت و خون ہوگا کہ زمین خون سے بھر جائیگی اور ہر ایک ، بادشاہ کی رعایا بھی آپس میں خوفناک لڑائی کرے گی۔ ایک عالمگیر تباہی آویگی۔ اور اِن تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا۔ صاحبزادہ صاحب! (خاکسار راقم کو فرمایا) اُس وقت **میرا لڑکا موعود ہوگا۔ خدا نے اس کے ساتھ اِن حالات کو مقدر کر رکھا ہے۔ ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہوگی، اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ تم اس موعود کو پہچان لینا۔ یہ ایک بہت بڑا نشان پسر موعود کی شناخت کا ہے۔**

مولوی صاحب موصوف مرحوم نے باہر نکل کر حضرت اقدس کی اس بات کو دُہرایا اور مجھے فرمایا۔ پیر صاحب! تم تو مبارک ہو۔ میں نے کہا کیسی مبارکباد۔ فرمایا۔ تم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان نہیں سُنا۔ کہ خاص تم سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم اس ولد موعود کو پہچان لینا۔ مجھے نہیں فرمایا۔ وہ ہنگامہ محشر تم دیکھو گے اور موعود کو بھی۔ سو الحمد للہ وہ ہنگامہ محشر اور پسر موعود میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور مولود مسعود کو پہچانا۔"

---

تاریخ وصال

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم محترم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

قرۃ العین ساقی تسنیم

خواہر سید ولی اللہ!

انتخاب لطیف مہدی وقت

سیدہ ام طاہر احمد

۱۳۶۳ھ

۱۹۴۴ء

گشت پیوستہ با خدائے کریم

۸۸۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# احمدیت کے دو چمکدار ستارے غروب ہو گئے

انّا للہ وانّا الیہ راجعون ؁

احباب کرام نے اخبارات احمدیہ میں پڑھ لیا ہوگا، کہ ۵ مارچ کو حضرت امّ طاہر احمد صاحبہ نے اور ۱۷ مارچ ۱۹۴۴ء کو حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے اپنی جانیں جاں آفریں کے سپرد کردیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ؁

اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے۔ کہ ایک طرف اُس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مصلح موعود کا خطاب دیکر مومنوں کے دلوں کو سرور سے بھر دیا۔ مگر ساتھ ہی سلسلے کے دو قیمتی وجودوں کو اپنے پاس بُلا لیا۔ اگر ایک طرف ہمارے دل خدا تعالےٰ کے آستانے پر شکر کے سجدے بجا لا رہے ہیں تو دوسری طرف ان انمول موتیوں کے غائب ہو جانے سے غمگین اور حزیں ہیں۔ اور یہ اس لئے ہے کہ تا انسان اپنی خوشی کے دائرے سے باہر نہ نکل جائے۔ اور اپنی ہستی سے غافل نہ ہو جائے۔ یہی انسان کے عجز کو ثابت کرنے کیلئے کافی دلیل ہے۔ اگر انسان کے بس کی بات ہوتی، تو کبھی وہ خوشی اور راحت کی گھڑیوں میں غم کو اپنے پاس آنے نہ دیتا۔

حضرت امّ طاہر احمد صاحبہ طبقہ نسواں میں ان تھک کام کرنے والی خاتون تھیں۔ اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب فاضل طبقہ ذکور میں ان تھک کام کرنے والے بزرگ تھے۔ دونو کا چند دن کے فاصلے سے ہم سے جدا ہو جانا ہمارے دلوں کو سخت حزیں بنانے کا موجب ہوا ہے۔ اور یہ ایک قومی نقصان ہے جس کی تلافی اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے فرما سکتا ہے۔

امّ طاہر احمد صاحبہ مرحومہ کی بیماری ایام جلسہ سے ہی فکر کا پہلو لئے رہتی ہوئے تھی۔ اور اگرچہ علاج معالجہ میں کسی قسم کا دقیقہ اٹھا نہیں رکھا گیا۔ اور سیدہ مرحومہ کے لئے انفرادی اور اجتماعی رنگ میں کثرت سے دعائیں بھی کی گئیں۔ مگر مشیت ایزدی کے سامنے تمام تدبیریں ہیچ ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اور وہی ہوتا ہے جو منشاء ایزدی ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جن کی خوبیاں مرنے کے بعد یاد آتی ہیں۔ اور بعد میں ان کی قدر کی جاتی ہے۔ مگر سیدہ مرحومہ نے اپنی زندگی میں ہی ثابت کر دیا تھا، کہ وہ اعلےٰ اخلاق کی وارث ہیں۔ ان کی زندگی نہ صرف اپنے خاوند مکرم کے لئے راحت کا موجب تھی، بلکہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ پر بھی دل و جان سے نثار تھیں۔ اور طبقہ نسواں کو جو ایک گہرا لگاؤ ان کی ذات والا صفات سے تھا، وہ اُن کی طبع زاد ہمدردی پر دال ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم اور رونق اُن کی ذات سے وابستہ تھی۔ اور جلسہ سالانہ مستورات میں اُن کا وجود مقناطیسی اثر رکھتا تھا۔ مستورات کی تربیت میں وہ اپنے خاوند اور امام کی دستِ راست تھیں۔ ایسے قیمتی وجود کا ہمارے درمیان سے اُٹھ جانا ایک قومی صدمہ اور جماعتی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، کہ وہ اِس کمی کو کس طرح پُورا کریگا، اور اس فعل میں اس کی کیا حکمت تھی۔

خاکسار راقم کو شادی کا وہ دن بھی یاد ہے۔ جب ۱۹۲۱ء کو مسجد مبارک میں یہ مبارک تقریب وقوع میں آئی۔ اور مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب درد دُرِّثمین سے دیر تک نظمیں پڑھتے رہے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کو اس نکاح سے خصوصیت سے خوشی تھی۔ کیونکہ وہ خاتون جس کو خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہو ہونے کا شرف عطا فرمایا تھا، وہ آخر اُسی مقدس خاندان میں آئی۔

جس دن مرحومہؓ نے سرگنگا رام ہسپتال میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا اُس دن بھی خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے موقعہ دیا کہ مکرمہ کی زندگی کے آخری لمحات میں حاضر رہے۔ سیدہ مرحومہ کی نعش مبارک کو قادیان میں رات کے بارہ بجے لایا گیا۔ اور ۶ر مارچ کو غروب آفتاب سے پہلے احاطۂ خاص مقبرہ بہشتی میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ جہاں آپؓ کی دو بہنیں (میں سَوت کا لفظ استعمال کرنا پسند نہیں کرتا۔) آرام کی نیند سو رہی ہیں۔ یعنی حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہؓ اور حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہؓ۔ اللہ تعالیٰ تینوں کی روحوں کو جنت کے اعلیٰ مقامات میں جگہ دے۔ اور اپنے فضل کی بارشیں برسائے۔ آمین ثم آمین

حدیث میں آتا ہے کہ جس مومن کے جنازے پر چالیس مومن جمع ہو کر نماز پڑھیں وہ بہشتی ہوتا ہے۔ مگر حضرت سیدہ مرحومہؓ کے جنازے پر اس قدر اجتماع مومنین کا تھا کہ آج تک شائد ہی کسی کے جنازے پر قادیان میں اس قدر اجتماع ہُوا ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضؓ فاضل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس خاندان سے نہایت ہی گہرا اور قریبی تعلق رکھنے کی وجہ سے اور اپنے خاندانی اور ذاتی صفات کی بناء پر ایک خاص اور قیمتی وجود تھے۔ اور جیسا کہ معزز الفضل نے لکھا ہے، "دینی علوم و معارف کے بحر بیکراں تھے۔ جو احمدیہ اخلاق اور تہذیب کا اعلیٰ نمونہ تھے! جو ہر مصیبت زدہ کے مددگار اور ہر محتاج کے دستگیر تھے۔ جو یتیموں کے ملجاء اور بیواؤں کے ماوا تھے۔ جنکا دستِ سخا نہایت وسیع تھا۔ جنہوں نے ساری عمر متوکلانہ زندگی بسر کی۔ جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدمتِ دین اور خدمتِ خلق اللہ کے لئے وقف تھا۔ جو احمدیت کا ایک درخشندہ اور ضوفشاں ستارہ تھے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ جن کی خوبیوں کا شمار ہم سے ممکن نہیں"

بہت کم لوگ ہوں گے، جن پر حضرت میر صاحبؓ کے ذاتی احسانات نہ ہوں۔ وہ بہترین پڑوسی، بہترین دوست اور بہترین عالمِ باعمل تھے۔ وہ دین کے لئے بے حد غیور تھے۔ اور قرآن و حدیث کے عاشق، مسائل کا استنباط اور استدلال اُن پر ختم تھا، وہ غضب کے قادر الکلام تھے، اور مشکل سے مشکل اور ادق سے ادق مسائل کو ایسے آسان پیرائے میں بیان فرماتے کہ سُننے والا خواہ معمولی سمجھ کا آدمی بھی کیوں نہ ہو، اسکو سمجھ جاتا۔ خوش خلقی اور مذاقِ سلیم اُن کی شخصیت کو اور بھی چار چاند لگاتے تھے۔ مرحوم اگرچہ اکثر بیمار ہو جاتے تھے، اور ہر دفعہ جب بھی بیماری کا حملہ ہوتا، تو سخت حملہ ہوتا۔ مگر آخری حملہ اس قدر سخت تھا، کہ جس سے جانبر نہ ہو سکے۔ ۲۴-۲۵ گھنٹے کی مختصر بیماری کے بعد آپؓ اپنے والد ماجد حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحومؓ کے پہلو میں جا سوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؁

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہزاروں کے مجمع کے ساتھ نماز جنازہ باغ میں پڑھائی اور مرحوم کو قدوسیوں کے زمرے میں چھوڑ کر ایسی حالت میں مراجعت فرمائی کہ دل حزیں تھا اور آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں ÷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# شانِ مصلح موعودؑ

از جناب نسیم سیفی صاحب بی۔اے

اے معترضِ مصلحِ موعود اِدھر دیکھ!
اک جلوۂ خوشرنگ بصد شعلہ اثر دیکھ!
تابانیٔ صد مہر در آغوشِ سحر، دیکھ!
آ! احمدِ ہندی کے گلستاں کا ثمر دیکھ!

ظلمت میں یہ گمگشتگیٔ راہ کہاں تک
ایمان کے بدلے حشم و جاہ کہاں تک

ہر لمحۂ ہستی ترا مرہونِ فغاں ہے
کیوں دل ترا ناواقفِ ہر سود و زیاں ہے
کیوں رازِ عیاں تیری نگاہوں سے نہاں ہے
کیوں پرتوِ حُسنِ ازلی تجھ پہ گراں ہے

مفقود ہے کیوں پاسِ حیا تیری نظر سے
کیوں بُغض و عداوت ہے تجھے فضلِ عُمرؓ سے

آ! بستیٔ محمود کی پُر کیف فضا دیکھ!
ذروں کے جلو میں بھی ہے جلووں کی ضیا دیکھ!
گر حق سے میسر ہے تجھے دیدۂ وا دیکھ!
محمود کے پیکر میں ہے اک شانِ خدا دیکھ!

رحمت کی ہے گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی سی
اِک برقِ الم سوز ہے، لہرائی ہوئی سی

وہ جس کی نگاہوں میں ہیں انوارِ حقیقت
وہ جس کے اشاروں میں ہیں اسرارِ حقیقت
وہ جس کے خیالات ہیں گلزارِ حقیقت
وہ جس کی ہر اک بات ہے اخبارِ حقیقت

وہ جس کی جبینِ رشکِ مہ و انجمِ افلاک
وہ جس کی نظر سینۂ فطرت کو کرے چاک

وہ احمدِ مرسل کا مثیل اور خلیفہ
وہ حُسن میں، احسان میں، ایثار میں یکتا
وہ جس کی ہر اک سانس ہے رشکِ دمِ عیسیٰؑ
دیکھا ہے زمانے نے اثر جس کی دُعا کا

وہ جس کی ہر اک بات میں شامل ہے مشیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ جس کو میسر ہے فرشتوں کی اعانت

ہاں ہاں وہی محمود ہے موعودِ زمانہ ۔ اسرار و حقائق کا اُبلتا سا خزانہ

وہ جس کی رضا و فضلِ الٰہی کا بہانہ ۔ باطل کی ہر اک بات بنی جس سے فسانہ

دی جس نے جہاں بھر کے اسیروں کو رہائی

ہاں ہاں وہی محمود ہے "فرزندِ گرامی"

میخانۂ اسلام میں چھلکی ہے مئے ناب ۔ چمکا ہے سرِ طُور پھر اِک جلوۂ بے تاب

پرتو سے بنا مہر ہر اک ذرۂ بے آب ۔ ملحوظ رکھ اے عشق ذرا حُسن کے آداب

تُو اور یہ دعوئے ثناخوانیٔ محمود

تُو اور یہ اندازۂ تابانیٔ محمود

---

# پسرِ موعود اور اشاعتِ اسلام

(از جناب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر)

یہ کون کہتا ہے دردِ دل میں ہمارے کوئی اثر نہیں ہے ۔ فلک پہ طوفان بن رہے ہیں مگر کسی کو خبر نہیں ہے

گریگی وہ برقِ انقلابی کہ ذرہ ذرہ چمک اُٹھے گا ۔ یہ آنکھیں اس درجہ خیرہ ہونگی کہ گویا ان میں نظر نہیں ہے

خدائی تقدیر کہہ چکی ہے کہ فتحِ اسلام ہے یقینی ۔ یہ دولت انکو ملیگی بیشک کہ جنکو مرنیکا ڈر نہیں ہے

لُٹا رہا ہے ہمارا محمودؔ نورِ عرفاں کے اب خزانے ۔ خدا کی قدرت کا بھی ہے مظہر فقط یہ فضلِ عمر نہیں ہے

مٹائے تثلیث و دہریت کے یزیدوں کے مٹائے فتنے ۔ بتاؤ اے منکرانِ حساد کیا ابھی وہ پسر نہیں ہے

اشاعت اسلام کی یہ دنیا میں کس لیے کیسے کر رہا ہے ۔ اگر اولوالعزم یہ نہیں مصلحِ دین اگر نہیں ہے

ممالک سرد و گرم دُنیا کے شہرتوں سے ہیں اسکی مملو ۔ خلافت اسکی ہے کس سے مخفی یہ شہرت اسکی کدھر نہیں ہے

ہزاروں اس سے دُعا کرا کر مرادیں پاتے ہیں اپنے دل کی ۔ کسی میں ہمت ہو آکے دیکھے دُعا میں ہے یا اثر نہیں ہے

کہا تھا احمدؑ سے جو خدا نے وہ روز و شب ہو رہا ہے پُورا

دلوں میں ان منکروں کے گو ہر یقینِ ایماں مگر نہیں ہے

---

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب اور خانبہادر میاں محمد صادق صاحب کی بیعت خلافت

احباب جماعت خصوصاً وہ دوست جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانے سے تعلق رکھتے ہیں یہ سنکر خوش ہونگے کہ پچھلے جمعہ ( مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۴۴ء ) میں مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب اور خانبہادر میاں محمد صادق صاحب پنشنر غیر مبایعین نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بعد نماز جمعہ بیعتِ خلافت کی۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب مکرم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے آدمی ہیں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے پُرانے استاد ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے استاد ہونیکا بھی فخر رکھتے ہیں بعض اوقات ریویو آف ریلیجنز کی مینجری کے فرائض بھی ادا کیا کرتے تھے۔ مولوی محمد علی صاحب پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور جب قادیان سے چلے گئے تو ماسٹر صاحب موصوف بھی ان کیساتھ ہی یہاں سے لاہور چلے گئے۔ آپ غیر مبایعین کے چوٹی کے آدمیوں میں سے تھے۔ اور اپنے خیالات پر سختی سے قائم تھے۔ مگر آخر تیس سال غیر مبایعین میں زندگی گذارنے کے بعد اور انکے اندرونی اور بیرونی حالات کا مطالعہ کرنیکے بعد پھر قادیان کیطرف رجوع کیا جو خدا کے رسولؐ کی تخت گاہ اور مدینۃ المسیح ہے۔ ہمیں ماسٹر صاحب مکرم کے واپس آنیکی بہت خوشی ہے۔ اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو بقیہ ایام زندگی حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی صحبت میں گذارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خانبہادر میاں محمد صادق صاحب بھی غیر مبایعین میں جنرل سیکرٹری کے عہدے پر سرفراز رہے ہیں اور اس لحاظ سے کہا جاسکتا ہے کہ وہ مولوی محمد علی صاحب پریذیڈنٹ کے بعد دوسرے درجے پر تھے۔ خانبہادر صاحب کے مضامین بھی ہمارے خلاف نکلتے رہے ہیں۔ مگر سعید روحوں کو اللہ تعالیٰ ہزار مشکلات کے بعد بھی حق کو اختیار کرنیکی توفیق دیدیتا ہے۔ ہر دو صاحبان کی استقامت کیلئے احباب دعا فرمائیں۔ دل تو ہمارا یہ بھی چاہتا ہے کہ خود مکرم مولوی محمد علی صاحب بھی اگر واپس تشریف لے آئیں اور پسر موعود کو جسکی وہ اپنے قلم سے خود تعریف کر چکے ہیں مصلح موعود تسلیم کرلیں تو وہ اس رؤیا کو پورا کرنیوالے ہونگے جسمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "مولوی صاحب آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ۔ آپ بھی کبھی صالح ارادے رکھتے تھے۔" آخر مولوی صاحب مکرم اتنا تو محسوس کرتے ہی ہونگے کہ انکے ساتھی ایک ایک کرکے ان سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# "پسرِ مسیحؑ و مصلحِ موعودؑ آگیا"

(از جناب روشن الدین صاحب تنویرؔ سیالکوٹ)

بیٹھی تھیں دو ہزار برس سے کنواریاں
رہ میں بچھائے شوق کے پھولوں کی کیاریاں
سوزِ جگر سے مشعلیں روشن کئے ہوئے
دل کے لہو سے زینتِ دامن کئے ہوئے
بیٹھی ہوئی تھیں ڈوب کے اپنے سنگار میں
جو پھیکا پڑ چلا تھا طویل انتظار میں
یکدم فضاء میں ایک تغیر سا آگیا
باغِ جناں سے آکے کوئی مسکرا گیا
تاروں کے پاؤں اٹھنے لگے کچھ شتاب اور
دریائے کہکشاں کا بڑھا پیچ و تاب اور
مرغانِ نغمہ زن کی نوا تیز ہو گئی
بوئے گل، اور ولولہ انگیز ہو گئی
شانِ ازل نے راز کے پردے اٹھا دیئے
دشت و جبل نے اپنے خزانے لٹا دیئے
قومیں پکار اٹھیں کہ وہ محمود آگیا
پسرِ مسیح و مصلحِ موعود آگیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تبصرہ

## ۱

## "موعودِ اقوامِ عالم"

مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل کی تازہ تصنیف ہے ۔ جو دراصل قوموں کے موعود کے بارے میں ایک نئی تحقیق ہے ۔ اس میں مولوی صاحب موصوف نے تمام مشہور ادیانِ عالم کی مذہبی کتابوں سے حوالے دیکر ثابت کیا ہے ۔ کہ مختلف مذاہب کے بزرگوں نے اپنے بعد آنیوالے کے متعلق جو پیشگوئیاں کی ہیں اور اُس کی علامات بتائی ہیں ، وہ دراصل ایک ہی شخص کے متعلق ہیں ۔ مختلف اشخاص کے متعلق نہیں ۔ مختلف قوموں کے مختلف تمدن اور زبان کی وجہ سے نام مختلف ہیں ۔ مگر دراصل وہ مصلح ایک ہی شخص ہے ۔ اور وہ تمام پیشگوئیاں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جری اللہ فی حلل الانبیاء کی ذات بابرکات میں پوری ہوجاتی ہیں ۔ مولوی صاحب موصوف نے استقرائی طریق سے ثابت کر دیا ہے ۔ کہ وہ موعود جس کی انتظار تمام اقوامِ عالم کو ہو رہی ہے ، وہ سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کوئی نہیں ۔ وہ قارئین کو اطرافِ عالم سے پھیر پھیر کر پہلے ہندوستان میں لاتے ہیں اور پھر پنجاب کے ضلع گورداسپور میں موضع قادیان میں اُس موعود کے دروازے پر لاکر کھڑا کر دیتے ہیں ؛ اور بتا دیتے ہیں ، کہ وہ موعود یہاں اس مکان میں رہتا ہے ۔ موضع قادیان کا نام حدیث شریف میں کدعہ آتا ہے ، اور حضرت باوا نانک صاحب علیہ الرحمۃ نے پرگنہ بٹالہ کا نشان دیا ہے ، اور ویدوں میں اُس کے گاؤں کو نام قدون اور اُس کا اپنا نام احمد آیا ہے ۔ پھر مصنف نے اُن نشانات کے بارے میں بھی بحث کی ہے جو اُس موعود کی آمد کے ساتھ گہرا تعلق رکھتے ہیں ۔ اور آخر میں بعض بزرگوں کی شہادتیں بھی لکھی ہیں ، جو اس موعود کی صداقت کے قائل تھے ۔ اور اپنے معتقدین کو اشاروں اشاروں میں سمجھا گئے تھے ۔ کہ آنے والا آچکا ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُن کا اپنا زمانہ ختم ہو چکا ہے۔

کتاب حنائی کاغذ، درمیانہ سفید کاغذ اور اعلیٰ گلابی و سفید بینک پیپر پر چھپوائی گئی ہے، اور قیمت علی الترتیب عہر، عہر، ۸ ہے۔ جو آجکل کی گرانی بلکہ نایابی کاغذ کے مقابلے میں زیادہ نہیں۔ امید ہے کہ غیر مذاہب کے دوست بھی اِس تحقیق سے فائدہ اٹھائینگے، اور احمدی احباب تبلیغ کے لئے اسے بہت مفید پائیں گے۔

(ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز)

(۲)

# "ظہورِ مصلح موعودؑ"

مؤلفہ مولوی شریف احمد صاحب امینی مولوی فاضل۔ ۱۰۰ صفحے کا ایک رسالہ ہے جو دس ابواب پر مشتمل ہے۔ مؤلف نے اِس چھوٹے سے رسالے میں تمام وہ ضروری باتیں درج کر دی ہیں، جو پیشگوئی مصلح موعود کے سمجھنے کے لئے ضروری ہیں۔ رسالہ حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی نظر ثانی کے بعد شایع کیا گیا ہے۔ جو صحتِ مضامین اور صحتِ استدلال کی ضمانت ہے۔ غیر مبایعین احباب کے ہاتھوں میں دینے کے لئے بہت اچھی تالیف ہے۔ احباب توجہ فرما دیں۔ قیمت صرف ۶ ر ہے۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مصلح موعود (اور) فتوحاتِ احمدیّت

## فرزندانِ احمدیت کو دعوتِ عمل

(از جناب خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقفِ تحریک جدید)

پھیلائیں گے صداقتِ اسلام کچھ بھی ہو ٭ جائینگے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار ٭ رُوئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

---

دُنیا والے اِس مُہیب اور پُر خطر جنگ کے بعد ایک جدید نظام کے قیام کے متمنّی دکھائی دیتے ہیں۔ ایسا نظام جو مادیت کے زیرِ اثر اور روحانیت سے خالی محض ہو۔ لیکن برعکس اسکے ایک احمدی اِس یقین پر قائم ہے کہ دُنیا کے آئندہ نظام کی بُنیاد اس شریعتِ غراء کے زرّیں اصولوں پر ہوگی، جسے وادیٔ بطحاء کے شہزادہ، سارے نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا میں لے کر آئے۔

ہر قلبِ مومن سے یہ آواز اُٹھ رہی ہے، کہ گو آج حوادثاتِ زمانہ نے اسلامی تمدن اور اسلامی رُوح کو کئی رنگوں میں نقصان پہنچایا ہے۔ لیکن میرا مالک، میرا آقا جو زمین کے ذرہ ذرہ پر حکمراں ہے تازگی بخش اور رُوح پرور ایام لانے والا ہے۔ اور عنقریب مذاہب باطلہ کے مُنادوں اور پرچارکوں کی امیدوں پر پانی پھرنے والا ہے۔ وہ وقت جلد آنے والا ہے، جبکہ باطل پاش پاش ہوگا اور اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ کے مقدس کلمات سے مُردہ رُوحوں کو ابدی حیات نصیب ہوگی۔ وہ دن دُور نہیں، جبکہ بادشاہوں کے پُرشوکت درباروں اور اللہ والوں کی مقدس محفلوں میں توحیدِ خداوندی کے دلوں کو موہ لینے والے ترانے گُبلانِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانیت گایا کریں گی۔ گلشنِ احمد کے پھولوں کی مہک بیدار مغزوں کو معطر کرے گی۔ شمع ہدایت کے پروانے حضرت مسیحِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شیدائی آستانۂ الوہیت پر سر جھکانے والے سیدنا حضرت مصلح موعود محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کے بہادر سپاہی اسلام کی منادی مغرب کی سنگلاخ اور پتھریلی زمینوں میں تخمِ صداقت بونے کی خاطر اسلامی مرکز قادیان دار الامان سے ہزارہا کی تعداد میں پرندوں کی مانند پرواز کریں گے؛ اگرچہ راستہ میں انہیں پُرخطر جنگلات، اونچے اونچے پہاڑوں اور دشوار گزار گھاٹیوں سے گزرنا پڑے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ:-

"اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کیساتھ چڑھیگا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا۔" (فتح اسلام ص۱۶،۱۵)

پھر فتوحاتِ اسلامیہ اور صلیبی فتنہ کی مغلوبیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ:-

"مَیں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کے قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں مَیں آسمان سے اُترا ہوں ان پاک فرشتوں کیساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے۔ جنکو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کو پورا کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کریگا بلکہ کر رہا ہے۔ اور اگر مَیں چپ بھی رہوں اور میری قلم لکھنے سے رُکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اُترے اپنا کام بند نہیں کر سکتے۔ اور اُن کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں جو صلیب توڑنے اور مخلوق پرستی کی ہیکل کچلنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔"
(فتح اسلام ص۱۱)

"اور وہ دن نزدیک ہے کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کیطرف سے چڑھیگا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگیگا۔ اور بعد اسکے توبہ کا دروازہ بند ہوگا کیونکہ داخل ہونیوالے بڑے زور سے داخل ہو جائینگے اور وہی باقی رہجائینگے جنکے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہونگی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائینگے مگر اسلام کا آسمانی حربہ نہ ٹوٹیگا اور نہ کُند ہوگا۔ جبتک کہ دجالیت کو پاش پاش نہ کردے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی توحید جسکو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں، ملکوں میں پھیلے گی۔ اُسدن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہیگا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد رُوحوں کو روشنی عطا کرنے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو مَیں کہتا ہوں سمجھ میں آئینگی" (تذکرہ ص ۲۸۵-۲۸۶)

کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ زمانہ دُور ہے؟ نہیں! نہیں! مستقبل قریب میں ہی مشرق کے شاہسوار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لختِ جگر سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپکے خدام کے مبارک ہاتھوں یہ مقدس ایام آرہے ہیں۔ عنقریب احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی عظیم الشان فتح کا ناقوس بجنے والا ہے۔ باطل پاش پاش ہونیوالا ہے۔ ہاں ہاں وہ مبارک دن آرہے ہیں جبکہ ربانی عشق کے طلبگار شاہِ یثرب محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام میں جوق درجوق داخل ہونگے اور دُنیا کے طول وعرض میں احمدیت کا ہی تسلط ہوگا۔ شاہانِ عالم مسیحِ پاک کے بابرکت کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔ تب خوش بخت رُوحیں خوشی سے اچھلینگی اور کہینگی کہ احمدیت کے قیام کا یہی مقصد تھا جو پُورا ہوا۔ اس عالمگیر کامیابی کا سہرا سیدنا حضرت فضل عمر محمود ایدہ اللہ کے سر ہوگا۔ کیونکہ اسی مقدس وجود اور اسکی قیادت میں جہاد کرنیوالے مجاہدینِ احمدیت کے ہاتھوں اسلام کو پُرشوکت غلبہ نصیب ہوگا۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری ہی برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کیلئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائیگا جس میں رُوح القدس کی برکات پھونکونگا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت تعلق رکھنے والا ہوگا۔ مظہر الحق والعلا ہوگا گویا خدا آسمان سے نازل ہوا.... دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے، کہ خدا اس سلسلہ کی دُنیا میں بڑی قبولیت پھیلائیگا! ور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلیگا اور دُنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں یہ اُس خدا کی وحی ہے جسکے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۹)

یہ اسلامی فتوحات جس مقدس انسان کے ساتھ وابستہ ہیں اس کی نسبت وحی الٰہی ہے کہ:۔

"وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائیگا.... فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاوّل والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جسکو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اسمیں اپنی رُوح ڈالینگے اور خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھیگا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائینگی۔ تب اپنے نفسی نقطہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسمان کیطرف اٹھایا جائیگا وکان امراً مقضیاً۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"آیندہ کے لئے بانی سلسلہ اس سلسلہ کیلئے بڑی بڑی کامیابیوں کی پیشگوئی کرتے ہیں۔ براہین احمدیہ میں دو وعدے سلسلہ کی کامیابی کے متعلق ہیں۔ ایک وہ وعدہ ہے جو خود بانی کی زندگی میں پورا ہونیوالا تھا سو وہ پورا ہو چکا اور ہو رہا ہے۔ یعنی ایسے وقت میں جبکہ آپ بالکل تنہا اور گوشہ گمنامی میں تھے یہ وعدہ کہ جوق در جوق لوگ تیرے پاس آئینگے اور باوجود مخالفت کے مخلوق بڑی کثرت سے رجوع کریگی اور دُور دُور راہوں سے تیرے پاس آئینگی، یہ وعدہ پورا ہو رہا ہے اور ہر روز نیا ظہور اسکا ہوتا ہے۔ **دوسرا وعدہ** جو اس سلسلہ کو دیا گیا ہے وہ اسکے بانی علیہ السلام کی **وفات کے بعد** ظہور پذیر ہونیوالا ہے اور وہ **ان الفاظ میں** ہے۔ کہ جاعل الذین اتّبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ۔ پہلے وعدہ کا پورا ہونا صاف بتا رہا ہے کہ دوسرا وعدہ بھی پورا ہو کر رہیگا۔ یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ **آپ کے ایک لڑکے کے ذریعہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے سلسلہ کی رہنمائی کیلئے مامور ہوگا یہ سلسلہ بڑا اقتدار اور قوت حاصل کریگا۔**"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ نمبرہ صفحہ ۱۹۲ سنہ ۱۹۰۶ء)

سیدنا حضرت محمود مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"اللہ تعالیٰ فیصلہ کر چکا ہے کہ وہ مجھ سے احیاء اسلام کا کام لے اور اسلام کی عظمت کو میرے ذریعہ سے قائم کرے اور یہ کام ہو کر رہیگا جلد یا بدیر۔ مبارک ہے وہ جو میرا ہاتھ بٹاتا ہے اور افسوس اُسپر جو میرے راستہ میں کھڑا ہوتا ہے کیونکہ وہ میرا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرتا ہے جس نے مجھ جیسے گنہگار کو اپنے جلال کا ذریعہ بنایا۔ کاش وہ توبہ کرتا اور خدا تعالیٰ کے اشارے کو سمجھتا۔ کاش وہ اپنے آپکو اس خطرناک مقام پر کھڑا نہ کرتا۔ کیونکہ اس قسم کے اعتراض سے وہ جس مصیبت کو اپنے اُوپر سے ٹلانا چاہتا ہے وہ اسے ٹلاتا نہیں بلکہ اسکی وجہ سے اپنے آپکو پہلے سے کہیں زیادہ خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے لے آتا ہے۔ مَیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں اخلاص اور درد کے ساتھ اسے یہی کہتا ہوں ؎

اے آنکہ سوئے من بہ دویدی بصد تبر ٭ از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

(الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء)

پس اے احمدیت کے جانباز سپاہیو! حق بات یہی ہے کہ اسی مصلح موعود فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی کے ذریعہ احمدیت کو عظیم الشان غلبہ حاصل ہوگا۔ خوش بختو! اس وقت تحریک جدید پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھو کہ کامیابی تمہارے پاؤں چومنے کو تیار ہے! در فتح وظفر کا باب تمہارے لئے وا ہونیوالا ہے۔

احمدیت کے فرزندو! تم اُس رُوحانی جرنیل کے سپاہی ہو جسکے مبارک عہد میں آسمانی نوشتہ کے مطابق نیّرِ احمدیت تمام ظلمت کدوں پر طلوع کریگا۔ ہاں! ہاں! تم اسی محمود ایدہ اللہ الودود کے فدائی ہو جسے اللہ تعالیٰ نے حُسن و احسان میں مسیحا کا نظیر قرار دیا ہے جسکے ذریعہ انشاء اللہ تعالیٰ لاکھوں بھُولے بھٹکے راہِ ہدایت پائینگے۔ پس تمہارے عزائم پختہ اور ہمتیں بلند ہونی چاہئیں، کیونکہ تم اُس روحانی زمین و آسمان کے قیام کا ذریعہ ہو جسکی بشارت دَورِ حاضرہ کے عظیم الشان نبی مسیح موعودؑ نے باذنِ الٰہی تمہیں دی۔ پس بڑھو! بڑھو! کہ ابھی طاغوتی طاقتیں حق کے مقابل سینہ سپر ہیں۔ تمہیں ان سے ایک جنگ لڑنا ہے جسے صُحفِ آسمانی میں آخری جنگ کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔ تم اُس وقت تک دم نہ لو جبتک کہ انکا سر کچل کر نہ رکھدو۔ لاکھوں رُوحیں ہیں جو سچائی کی طالب اور روحانیت کی پیاسی ہیں جن تک تم نے احمدیت کا شیریں مگر حیات بخش پیغام پہنچانا ہے۔ اِس زمانہ میں فقط تم ہی وہ لوگ ہو جو صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے مثیل اور توحید کے علمبردار ہو۔ تم نے میدانِ عمل میں وہ کچھ کر کے دکھانا ہے جو کچھ قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں نے کر کے دکھایا۔ پس تیز گام ہو جاؤ کہ منزل ابھی دُور ہے۔ مخالفت کی آندھیوں کی کچھ پرواہ نہ کرو کہ وہ دھوئیں کی مانند دیکھتے کے دیکھتے ہی اُڑ جاتی ہیں۔

تم سُن چکے ہو کہ ۲۸ر صلح بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم پاکر مصلح موعود ہونے کا دعویٰ فرما دیا ہے۔ اب تو یقینی بات ہے کہ حضور ہی کے ذریعہ روحانی عالم میں ایک زبردست انقلاب پیدا ہوگا۔ آؤ ہم خدائے قدوس کے آستانہ پر سجدہ ریز ہو کر دُعا کریں۔ کہ اے وہ خدا جس کے قبضۂ قدرت میں انسانوں کے دل ہیں تو اب اپنے فضل و کرم سے جلد وہ دن لا جس دن کہ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا کا خوش کن منظر مومن اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیں۔

اے حیّ و قیوم خدا! تیرے حضور ہم سب کی یہی عاجزانہ درخواست ہے کہ تُو ہمارے مقدس امام کو جسے تو نے اپنے جلال کے ظہور کا موجب قرار دیا ہے دیر تک ہم میں سلامت رکھ۔ تا تیری توحید کا پرچم چاردانگ عالم میں لہرائے۔ تا وے جو شیطانی قیود میں مقید ہیں نجات پائیں۔ تا تیرے حبیب پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے جانشین مسیح موعودؑ اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا مقصد پُورا ہو۔ آمین ثم آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah


# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستّر کتابیں!

## صرف پچّیس ۲۵ روپے میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستّر کتابیں جو رسالہ ریویو کے سائز پر تقریباً چھ ہزار صفحوں کی ہیں۔ صرف پچیس ۲۵ روپے میں فروخت ہو رہی ہیں۔ پہلے یہ کتابیں تیس ۳۰ روپے میں فروخت ہوتی تھیں۔ مگر اب پہلے سٹاک میں سے بعض ختم ہو گئی ہیں۔ اس لئے قیمت پچّیس ۲۵ روپے کر دی گئی ہے۔ بعض کتابوں کے نام یہ ہیں :-

| | |
|---|---|
| براہین احمدیہ مکمل | تریاق القلوب |
| کتاب البریۃ | تحفہ گولڑویہ |
| آئینہ کمالاتِ اسلام | اربعین ہر چہار حصہ |
| شہادت القرآن | نسیمِ دعوت |
| نور القرآن | تذکرۃ الشہادتین |
| ملفوظات | حقیقۃ الوحی |
| مسیح ہندوستان میں | لُجۃ النور |

یہ سب کتابیں بالکل نئی ہیں۔ آرڈر کے ہمراہ دو روپے ارسال فرمائیں!

## مینیجر رسالہ ریویو اردو قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah


# اصلی جہاز مارکہ کپڑے

پائیدار۔
پختہ رنگ۔
عمدہ کوالٹی۔
قیمت میں
ارزاں۔

## ہمیشہ استعمال کریں!

کاٹن کریپ (رنگین وسفید) لٹھا سفید۔ پاپلین (رنگین وسفید)۔
خاکی زین۔ ٹول۔ پگڑی کلاتھ۔ سفید زین و ٹول۔ مکھن زین۔
نیلی زین۔ کوری زین۔ وسوتی (رنگین وسفید) پردا کلاتھ۔
شیٹنگ کلاتھ۔ ٹیبل کلاتھ۔ نیپکن۔ تولیئے۔ جھاڑن وغیرہ۔

**باوا پُردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر**۔ برانچز: بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ کوئٹہ۔